عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد ۱۵، شمارہ ۱۲

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

فضائل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خُدا کی نورانی مخلوق بھی قادیانیوں کے خلاف حرکت میں آگئی

ایک خاتون جو ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی تھی!

ایک کُتّے نے اسکی قبر پر مُوت دیا

ہری پُور میں ایک قادیانی مورچے کی فتح

نعت

مسلم غازی

یہ نعت کا یہ لطف وعنایات کا موسم
اے صلِّ علیٰ حمد و مناجات کا موسم
ہر لحظہ نظر میں ہیں مری طیبہ و بطحا
اللہ رے یہ نور کی برسات کا موسم
وہ تھے شبِ معراج سرِ عرشِ معلّٰی
محبوبؐ و محب کی وہ ملاقات کا موسم
اک جشن کا عالم تھا بپا کون و مکاں میں
بندے پہ خُدا کی وہ عنایات کا موسم

وہ عہدِ نبیؐ، وہ مرے آقا کا زمانہ
قرآن کی اترتی ہوئی آیات کا موسم
دوچار ہزیمت سے نبوت کے ہیں دشمن
طاری ہوا "ربوہ" پہ خرابات کا موسم
کرتے رہے دنیا میں جو وہ ریشہ دوانی
اب سامنے ہے اس کی مکافات کا موسم
اسلافؒ کی یہ جہدِ مسلسل کا صلہ ہے
یہ دورِ یہ بیداریٔ جذبات کا موسم
پڑھتا ہوں درود اُن پہ جو دن رات میں غازی
رہتا ہے یہاں نور کی برسات کا موسم

ختم نبوۃ

ہفت روزہ — کراچی

جلد نمبر ۵ | ۲۱ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۶ بمطابق ۲۹ اگست تا ۴ ستمبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۸۰۳۳۷

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۷۵ روپے
جاپان - ملائشیا — ۳۷۵ روپے
سنگاپور — ۳۷۵ روپے
جاپان — ۳۷۵ روپے
فی جی - نیوزی لینڈ — ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالروف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی — عبدالخالق علوی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ —
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — واجد حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — غلام رسول
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

ہری پور کے علماء نے ایک قادیانی مورچہ فتح کر لیا

ہری پور شہر کے شمال کی طرف تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑ کے دامن میں گھمبی نکا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جہاں انگریز کے دور سے مرزا قادیانی کی ذریت اپنا ایک اڈہ بنائے ہوئے ہے۔ وہاں چند افراد مسلمان ہیں۔ باقی سارے گاؤں کی حالت یہ ہے کہ ہر مسلمان کا مرزائیوں سے کسی نہ کسی طرح خونی رشتہ قائم ہے۔ جب کہ حقیقی مرزائی بھی صرف تین یا چار آدمی ہیں۔ باقی لوگ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ لیکن ضعیف الاعتقاد کی وجہ سے سب کے رشتے کسی نہ کسی طرح مرزائیوں سے قائم ہیں۔ اور وہ مرزائی نواز مسلمان ہر طرح کے تعلقات مرزائیوں سے قائم کیے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ گاؤں کی مسجد کا امام بھی مرزائی ہے۔ اور مسلمانوں میں سے بعض اس مرزائی کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اسے اپنا مذہبی راہنما بنائے ہوئے ہیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تحصیل ہری پور جس کے امیر خطیب اسلام مجاہد ملت مولانا قاری گل رحمان خطیب مدنی مسجد الٰہ دین بنڈ ہیں۔ وہ اور مجلس عمل تین چار ماہ سے یہ فکر اپنے دامن میں لیے ہوئے تھے کہ کس طرح مرزا قادیانی کی روحانی ذریت پر غلبہ حاصل کیا جائے اور سادہ لوح مسلمانوں کو ان غداروں کی گرفت سے آزاد کرایا جائے۔

رب کائنات جب کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو کسی سے مشورہ نہیں لیتے بلکہ اپنی قدرت کاملہ سے اس کام کو اس طرح کرتے ہیں۔ کہ جہاں انسانی ذہن نہیں پہنچ سکتا۔ گاؤں میں ایک مسلمان لڑکی کا نکاح مرزائی لڑکے سے ہوا۔ انتظامیہ کو اور علماء کو اس کی اطلاع ملی۔ جس پر انتظامیہ نے موقع پر پہنچ کر زوجین کو گرفتار کر لیا۔ لڑکے نے علماء کے سامنے حلفیہ بیان دیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا اور مرزائیت سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔

ضلع ایبٹ آباد کے اے سی صاحب نے صاف الفاظ میں مرزائیوں سے کہا کہ آج کے بعد یہ مسجد مسلمانوں کی ہے اگر تمہارا کوئی فرد مسجد مذکور میں داخل ہوا تو پھر جو کچھ ہوگا اس کے ذمہ دار آپ لوگ خود ہوں گے۔

چنانچہ ۲۰ جولائی ۱۹۸۶ء کو ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے گھمبی کی مسجد مذکور میں ایک عظیم الشان جلسہ کا بندوبست کیا۔ علماء طلباء اور دیہاتی لوگ سوزوکیوں کی شکل میں جلسہ گاہ پہنچے۔ علماء نے ولولہ انگیز تقاریر کیں۔ مقامی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ تین بجے سے پانچ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔

جلسہ سے خطاب کرنے والے علماء میں سے چیدہ چیدہ حضرات کے نام یہ ہیں۔ مولانا قاضی گل رحمٰن، مولانا قاضی شمس الدین، مولانا قاری ابوبکر قریشی، مولانا قاری محمد یعقوب، مولانا عبدالحسیب، مولانا قاری نور الحق، مولانا قاری حکیم عبدالرشید اکبر، وغیرہ علماء نے تقاریر کیں۔ آخر میں قاضی شمس الدین صاحب نے دعا کی اور اس طرح جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس طرح یہ ایک مورچہ مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اس سلسلہ میں ضلعی اور مقامی انتظامیہ نے حد سے زیادہ تعاون کیا۔ ہم انتظامیہ کے بے حد مشکور ہیں۔

مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی کا تبلیغی دورہ

گذشتہ دنوں مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے ضلع مظفر گڑھ کا دورہ کیا۔ جہاں انہوں نے کنڈری میں جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ کنڈری کے بعد انہوں نے سرور ڈگری، بستی غلام علی کا دورہ کیا اور خطابات کیے۔

عاصمہ جیلانی کو عبرتناک سزا دی جائے

پشتو ادبی کاروان لاچی ضلع کوہاٹ کے اراکین محمد سعید رحمتی، محمد انور الفت، فیض اللہ فیض، بشیر احمد بشیر، اور ظفر اللہ جان آشیر نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے والی جاہل مطلق خاتون عاصمہ جیلانی کے خلاف فوری کارروائی کر کے اسے عبرتناک سزا دیکر تحفظ شان رسالت ﷺ کی ضمانت دے۔ انہوں نے اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کیا کہ قادیانیوں اور ان کے دم چھلوں کے خلاف عوام کے شدید رد عمل کے باوجود اور صدارتی آرڈیننس کے ہوتے ہوئے اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس سے مسلمانوں کے جذبات سخت مجروح ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اس بات کی غماز ہیں کہ موجودہ حکومت نفاذ اسلام کے بارے میں مخلص نہیں ہے۔

منڈی یزمان میں جلسہ ختم نبوۃ

منڈی یزمان (ختم نبوت رپورٹ) مسلمان ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جامعہ حقانیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ ملکی قانون میں ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے مؤثر دفعات کا ہونا ضروری ہے۔ نیز اہانت رسول ﷺ کی سزا، سزائے موت مقرر کرنا چاہیے۔ علماء کرام نے چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی، گورنر پنجاب مخدوم سجاد حسین قریشی اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ اہانت رسول کے مرتکب پروفیسر سلیمان اظہر کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی عظیم الشان کامیابی

۲۷ جولائی بروز اتوار ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ وہی مقام ہے جہاں آج سے ٹھیک ایک سال قبل ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں دنیا بھر کے علماء فضلاء و خطباء، سفراء و زعماء شریک ہوئے تھے اور یورپ کے مسلمانوں کا ایک جم غفیر موجود تھا چنانچہ امسال بھی یورپ کے مسلمانوں کا جوش و خروش پچھلے کی بہ نسبت بہت زیادہ رہا۔ انگلینڈ کے مختلف شہروں سے گاڑی کوچیں عالمی ختم نبوت کی طرف رواں دواں تھیں۔ موٹر وے پر ہزاروں عاشقان ختم نبوت کا جم غفیر درود شریف کی تلاوت کرتا جا رہا تھا۔ ہر ہر کوچ پر ختم نبوت زندہ باد۔ قادیانیت مردہ باد کے خوبصورت اور بینر آویزاں تھے۔ کیا بوڑھے اور کیا جوان کیا بچے اور کیا بڑے سب ہی ایک فکر لے کر جا رہے تھے کہ اس انگلستان کی سرزمین پر ختم نبوت کا علم بلند ہو جائے اور قادیانی مکر و فریب کا راز آشکارا ہو جائے۔ حضرات علماء کرام کانفرنس سے چند روز پہلے آ چکے تھے اور مختلف شہروں میں عوام الناس کے اجتماعات سے خطاب فرما چکے تھے۔ عوام الناس نے عالمی ختم نبوت کے اندر منتظمین پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور ۲۷ جولائی کو یورپ کے عوام و خواص نے یہ منظر بھی دیکھا کہ ہزاروں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ویمبلے کانفرنس سینٹر میں گروہ در گروہ کی شکل میں جا رہا ہے۔

صبح ۹ بجے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کے بعد فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہ امیر دوم عالمی ختم نبوت نے عربی میں خطبہ استقبالیہ دیا۔ آپ کے بعد حضرت مولانا محمد بلال جتیل (ہاتھم) نے اردو زبان میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ آپ کے بعد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ مدیر دارالعلوم نے ہزاروں عاشقان ختم نبوت کو خوش آمدید کہا۔ پہلی نشست کی صدارت امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب نے فرمائی۔ ۱۱ بجے تک اسی نشست میں مولانا محمد عبداللہ (اسلام آباد) مولانا احسان اللہ فاروقی (لاہور) حضرت مولانا انیس صاحب (فاضل دارالعلوم بریلی) مولانا سیف الدین سیف (لاہور) مولانا عبدالقوی (ملتان) مولانا محمد حنیف جالندھری (ملتان) مولانا نصراللہ نکاز (امیر مجاہدین افغانستان) مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی (لاہور) مولانا

جونہی اس نے قرآن پر نظر ڈالی وہ اندھا ہوگیا

قادیانی ــــ کے گلے میں پرانے جوتوں کا ہار

(ننکانہ نامہ نگار)

کہتے ہیں گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی جانب بھاگتا ہے اور جب کسی قادیانی کی شامت آتی ہے تو اس کا سامنا کسی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کے خلاف مہم نقطۂ عروج پر ہے۔ قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ (مرزائی) اور اپنی دکانوں پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور اہل ننکانہ کی کوششوں سے قادیانیوں کی عبادت گاہ اور دکانوں سے کلمہ طیبہ صاف کرا دیا گیا۔ تین گرفتار ہوئے۔ صفحۂ ہستی سے ختم ہوئیں ایک قادیانی مسلمان ہوا۔ پورے شہر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور یوں شہر ننکانہ میں قادیانیوں کے خلاف ایک لہر سی آئی ہوئی ہے۔ ان حالات میں چک نمبر ۶۵ کا ایک صاحب خیثیت قادیانی اعظم ولد بدیالکشن علی نامی منیر احمد صاحب کی دکان واقع غلہ منڈی پر آیا۔ منیر احمد صاحب اُسے پہچانتے تھے کہ یہ قادیانی ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر بھی قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج سینے پر لگا کر اسی دکان پر آیا کرتا تھا۔ تو منیر احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اعظم نامی قادیانی کی جوتوں سے خوب مرمت کی تھی اور وہ معافی مانگ کر گیا ہوا تھا۔ اس مرتبہ منیر احمد صاحب نے اُسے دعوت اسلام دی۔ تو قادیانی کہنے لگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام قرآن پاک کی سورۃ الجمعہ میں آیا ہے۔ منیر احمد صاحب نے کہا کہ تو مسجد میں چلتے ہیں۔ لاؤ قرآن مجید میں سے مرزا غلام احمد قادیانی لعین کا نام دکھاؤ۔ قادیانی چل پڑا، راستے میں اس نے جان چھڑانے کی کوشش کی تو منیر احمد صاحب خود قرآن مجید لے آئے اسی اثنا میں جناب شیخ مہر علی صاحب بھی آگئے۔ انہوں نے کہا کہ دکھاؤ کہاں مرزا قادیانی کا نام ہے۔ منیر احمد کہتے ہیں کہ جونہی اس قادیانی نے قرآن مجید کی آیات کی طرف دیکھا۔ وہ اندھا ہو گیا۔ اُسے کوئی لفظ دکھائی نہ دیتا تھا۔ حتیٰ کہ اسے نظر کی عینک دی گئی اُس کے باوجود اُسے نظر نہ آیا۔ اسی اثنا میں وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ لہٰذا عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مردود کا پیچھا کیا۔ اور اُسے انارکلی بازار کے قریب پکڑ لیا۔ جہاں ظفر اقبال، مدینہ واچ ہاؤس، ارشد محمود گرلیں والے، انور حسین قصاب، منیر احمد، شیخ محمد علی، طاہر ریڈیو سروس، مبین فوٹوگرافر نے پکڑ لیا اور خوب جوتوں سے اُس کی مرمت کی اس کے گلے میں شہر ننکانہ کی طرف سے پرانے جوتوں کا ہار ڈالا گیا۔ اور بازار کا چکر لگوایا گیا۔ بالآخر اعظم قادیانی نے معافی مانگی کہ وہ آئندہ ایسی جسارت نہ کرے گا۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں۔ اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان تمام مجاہدین کو ان کی جرأت اور غیرت ایمانی پر تہہ دل سے مبارک باد پیش کی۔

خداداد الرحمٰن وردنواستی۔ حافظ محمد اقبال رنگونی مدیر ماہنامہ اسلام مانچسٹر۔ مولانا محمد سلیم خطیب پاکستان حضرت مولانا ضیاء القاسمی بریلوی مسلک کے مولانا قاضی اسرار الحق اور مولانا زاہد الراشدی نے خطاب فرمایا۔ پہلی نشست تقریباً ۱.۴۵ تک جاری رہی۔ اور حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب کی دعا پر یہ نشست اختتام کو پہنچی۔

نماز ظہر کے بعد ۳.۱۵ منٹ پر دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب محمد اقبال صاحب نے انگریزی میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ دوسری نشست کی صدارت دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ اس نشست سے مولانا عبدالقادر آزاد فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا۔ حضرت مولانا اجمل خان۔ مولانا اسرار الحسن مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ جناب ڈاکٹر سلیم۔ یو ایم او کے جناب وزیر پاشا۔ جناب ڈاکٹر درویش۔ حضرت مولانا عبدالستار۔ حضرت مولانا محمد ارشد مدنی صاحب اور مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے علاوہ دیگر علمائے امت نے خطاب فرمایا دوسری نشست شام کے سات بجے تک جاری رہی اور حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا پر دوسری عالمی ختم نبوت کانفرنس اختتام کو پہنچی۔ انشاء اللہ العزیز اکابرین کے بیانات عنقریب شائع کیے جائیں گے۔

ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے مطالبہ

مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۱۰ جنوبی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی مورخہ ۲۲.۵.۸۶ کو چٹھی نمبر ۳ کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ چک ۱۰ جنوبی میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کیا ہوا ہے۔ آپ کی طرف سے یہ درخواست تھانہ کڑانہ میں آئی جہاں پر تھانہ کڑانہ نے فریقین کو طلب کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے محمد یوسف گھول، صدر مجلس اور ناظم اعلیٰ خوب، حاجی صدیق و جناب منظور احمد باجوہ پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی طرف سے ناصر احمد ولد سردار خان اور اقبال احمد سرپنچ نمبردار پیش ہوئے۔ قادیانیوں کے نمائندوں نے تحریراً بیان دیا کہ ہم آئندہ کے لیے ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے جس سے صدارتی آرڈیننس ۱۹۸۴ء متعلقہ قادیانیت کی خلاف ورزی ہوتی ہو اب انہوں نے از سر نو مسلمانوں کے جذبات میں اشتعال پیدا کرتے ہوئے اور صدارتی آرڈیننس کو چیلنج کرتے ہوئے ۳، ۴ جولائی کی درمیانی شب کو اپنی عبادت گاہ پر متعدد مقامات پر کلمہ طیبہ تحریر کیا ہے۔ نیز یہ کہ ۳۰.۵.۸۶ کو چٹھی نمبر ۶ کے ذریعہ آپ سے استدعا کی گئی تھی کہ ۲۷، ۲۸ مئی کی درمیانی شب کو مرزائیوں کی عبادت گاہ میں نذیر احمد ولد احمد دین قوم [illegible] کو نامعلوم حملہ آوروں نے تیز دھار آلے سے زخمی کیا۔ بعد ازاں مرزائی اور مرزائی لڑکوں نے اس واقعہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر، ناظم اعلیٰ و دیگر اراکان کو ملوث کرنے کی ناپاک کوشش کی اور علاقائی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تفتیش کے لیے آپ سے استدعا کی گئی تھی، مگر ہماری یہ استدعا صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ مورخہ ۱۱.۶.۸۶ کو چٹھی نمبر ۱۲ کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ہماری مجلس کے نگران اعلیٰ جناب محمد اسلم فاروقی کو قادیانی البیلا ولد غلام احمد نے خطرناک نتائج کی دھمکیاں دی ہیں۔ اس واقعہ کا بھی آپ نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

کینیڈا میں قادیانی کا اغوا اور قتل

خدا کی نورانی مخلوق قادیانیوں کے خلاف حرکت میں آ گئی؟

ضمیمہ ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی ۱۹۸۶ء میں انکشاف کیا گیا ہے کہ کینیڈا میں ایک ۳۵ سالہ قادیانی اختر پرویز کو بعض نامعلوم افراد نے اغوا کرنے کے بعد بے دردی سے قتل کر دیا۔ اس کی لاش ایک دریا سے ملی جو پانی میں تیر رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ہتھوڑے یا کسی بھاری چیز سے مار کیا گیا تھا۔ خدا کی قدرت ہے کہ قادیانیوں نے ایک اسلم قریشی کو اغوا کر کے شہید کیا اور اپنے ایک اسلم قریشی (مربی ٹرینیڈاڈ) سمیت نامعلوم کتنے لوگوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ بیرون ملک قادیانیوں کے جتنے افراد ہلاک ہوتے ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کون لوگ تھے جنہوں نے قادیانیوں کو ٹھکانے لگایا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی نوری مخلوق فرشتے بھی ان گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حرکت میں آ چکے ہیں۔ مغربی ممالک کی پولیس ہمارے ملک کی نسبت بہت زیادہ چاق و چوبند ہے وہ قتل ایسے اقدامات کا بہت جلد سراغ لگا لیتی ہے۔ لیکن وہاں جتنے قادیانی ہلاک ہوئے ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ عام محاورہ ہے کہ جو کسی کیلئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی سرپرستی میں یہاں اغوا اور قتل کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اس کی ابتداء مولانا اسلم قریشی سے کی تھی وہ اب خود ان کے سامنے آ رہا ہے۔ جنوبی امریکہ میں ایک بہت بڑا قادیانی ڈاکٹر جہنم رسید ہوا، ٹرینیڈاڈ میں وہاں کی قادیانی جماعت کا مربی اسلم قریشی نا انا واصل جہنم ہوا کینیڈا میں اختر پرویز کو خدا کی خفیہ فوج کے کارندے اغوا کر کے لے گئے اور اسے مرزا قادیانی، حکیم نور دین بھیروی، اور مرزا محمود کے پاس دوزخ میں پہنچا دیا وغیرہ وغیرہ۔ الغرض قادیانیوں کے جرائم خطرناک تھے جیسا بیج انہوں نے بویا تھا وہ اس کا پھل کاٹ رہے ہیں۔ سچ ہے خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

ع ڈرا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

۔۔۔جولائی کے اجلاس کے ذریعے آپ کو تاکید ضروری کہ ان تمام واقعات پر ایک کاروائی نہ ہونے کی صورت میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

کی سرکوبی کیلئے کوشاں رہنا ہوگا۔ انہوں نے قادیانیت کی سرکوبی کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اراکین اور پاکستان کے مسلمانوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب الحمدللہ یورپ اور امریکہ میں بھی قادیانی پناہ لینے سے محروم ہو چکے ہیں۔ مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرام ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان نے بھی تقریر کی۔

اکتوبر کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ربوہ امسال پہلے کی نسبت زیادہ کامیاب ہوگی

صدیق آباد (ربوہ) مورخہ ۹ جولائی کو مولانا عزیز الرحمن جالندھری جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ تشریف لائے۔ مولانا اللہ بخش، مولانا قاضی اللہ یار خان، قاری شبیر احمد عثمانی، شیخ منظور احمد و دیگر احباب نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ مولانا جالندھری نے اکتوبر میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ربوہ کے بارے میں ربوہ اور چنیوٹ کے احباب سے مشاورت فرمائی اور مفید مشوروں سے راہنمائی فرمائی۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا کہ امسال کانفرنس بڑی شان و شوکت سے ہوگی اور انہوں نے اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کانفرنس پہلے کی نسبت زیادہ کامیاب ہوگی۔

عالمی وفد ختم نبوت کینیڈا پہنچ گیا

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعلیٰ سطحی وفد جس میں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا اور جناب عبدالرحمن یعقوب باوا شامل ہیں۔ اپنا برطانیہ کا دورہ مکمل کرنے کے دوسرے مرحلہ میں ڈنمارک کینیڈا کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہو گیا۔

وفد نے اپنے قیام برطانیہ کے دوران دوسری سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کی اور اپنی بھرپور محنت سے اسے کامیاب بنایا، برطانیہ کے طول و عرض میں متعدد مقامات پر مختلف مجالس، محافل و کانفرنسوں سے خطاب کرنے کے علاوہ برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تنظیم قائم کی۔ جس کے امیر مولانا یوسف متالا، ناظم اعلیٰ مولانا لطف الرحمن بریڈفورڈ، ناظم مولانا محمد طیب عباسی راچڈیل مقرر ہوئے۔ باقی عہدیداران کا مولانا یوسف متالا تقرر کریں گے۔

لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی خریداری کیلئے کوششیں تیز کر دی گئیں

اسی طرح یہ وفد کینیڈا اور ڈنمارک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام لانے کے علاوہ مختلف ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد نے اہل اسلامیان پاکستان سے وفد کی کامیاب تبلیغی مساعی کی کامیابی کے لیے دعاؤں کی اپیل کی ہے۔

"فرض اولین"

قادیانیوں کی فہرست مکمل کرانے کیلئے فوری تعاون کی درخواست

تمام مسلمان خواہ وہ دیہات کے باشندے ہوں یا شہر کے، زندگی کے کسی بھی شعبہ اور محکمہ (سرکاری غیر سرکاری) سے متعلق ہوں، ان سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مقدس مشن کے نام پر درخواست ہے۔ کہ وہ قادیانیوں کی فہرست کی تیاری، و درستگی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون فرمادیں۔ آپ کے شہر، دیہات، محلہ، دفتر کسی بھی جگہ اندرون یا بیرون ملک جو قادیانی یا لاہوری مرزائی ہوں، ان کے نام، پتہ، کام، عہدہ وغیرہ سے متعلق مکمل معلومات لکھ کر فوری ارسال کریں، معلومات حاصل کرتے وقت تصدیق و تحقیق کے شرعی تقاضوں کو سامنے رکھیں، تاکہ معلومات ثقہ اور پختہ ہوں۔

عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ۔ ملتان

چیئرمین اسلامک مشن کرناٹک کی طرف سے عالمی مجلس کی خدمات پر خراج تحسین

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے دنوں سٹاف سنٹر ہوٹل اور سٹاف ایمرا ایلا سپر مارکیٹ کے تعاون سے سنٹر مسجد میں جلسہ سیرت خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس سے چیئرمین اسلامک مشن کرناٹک (انڈیا) جناب محمد ابراہیم سعید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، قرآن آخری کتاب اور ہم مسلمان آخری امت ہیں، اس لیے دین متین کی تبلیغ اب امت مسلمہ کا فریضہ ہے اور امت مسلمہ کو یہ فریضہ

ختم نبوت انٹرنیشنل کی خدمات، دشمن کا اعتراف

اس وقت ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پہنچ رہا ہے جس نے قادیانیت کا "اسلامی روپ" نوچ پھینکا ہے. اور اس کو اس کے اصلی رنگ و روپ میں پیش کیا ہے جس پر قادیانیت تلملا اٹھی ہے۔ جہاں جہاں آپ کا یہ محبوب رسالہ پہنچ رہا ہے وہاں وہاں قادیانیوں کے خلاف لٹریچر کی مانگ میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔ بیرونی ڈاک میں اضافہ کی وجہ سے اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماہانہ ڈاک خرچ سڑسٹھ ہزار روپیہ ہے۔ اس رسالے اور لٹریچر کی وجہ سے اب پوری دنیا کے مسلمانوں میں بیداری کی ایک زبردست لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور قادیانیوں کو جنہیں مغربی استعمار کی پشت پناہی حاصل ہے ہر ہر مقام پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تحریک ختم نبوت کی وسعت اور ہمہ گیری کا اعتراف اب خود قادیانی بھی کرنے لگے ہیں۔ گذشتہ دنوں لندن کے نزدیک قادیانیوں کے نئے تعمیر شدہ شہر سدوم میں ان کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر مختلف ممالک کے قادیانی پیشواؤں نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے تحریک ختم نبوت کی وسعت کا رونا روتے ہوئے کہا:۔

"پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف جو مہم شروع کی گئی ہے وہ اب بیرون ملک بھی پھیلنے لگی ہے۔ انہوں نے مغربی اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ جراح کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کینسر (دیدہ دلیری ملاحظہ کیجئے کہ ختم نبوت کو کینسر قرار دے رہے ہیں) کو پھیلنے سے قبل ہی اپنے نشتر سے کاٹ کر پھینک دیں۔" (جنگ کراچی یکم اگست ۱۹۸۶ء صفحہ ۱)

یہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کی برکات ہیں کہ دشمن یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا کہ قادیانیوں کے خلاف جو مہم پاکستان میں شروع ہوئی تھی وہ اب پوری دنیا میں پھیلنے لگی ہے جبھی تو وہ اپنے مغربی آقاؤں کے سامنے چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ختم نبوت کے اس کینسر کو جراح کا کردار ادا کرتے ہوئے اپنے نشتر سے کاٹ کر پھینک دیں!۔

شاید انہیں احساس نہیں ہے کہ فتنۂ قادیانیت کی طبعی عمر اب پوری ہو چکی ہے۔ ان کے مغربی آقا جراح کا کیا کردار ادا کریں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانے ہی جراح بن کر دکھائیں گے۔ اور اُس وقت چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک قادیانیت کے ناسور کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر بحر مردار میں غرق نہیں کر دیا جاتا۔

شاید قادیانی یہ سمجھتے تھے کہ ہمارا آقا مرزا طاہر جو پاکستان سے لندن بھاگ کر گیا ہے اور وہاں جا کر اس نے اپنے اصل آقاؤں کے زیر سایہ ایک نیا مرکز تعمیر کر لیا ہے تو اب ان کی جھوٹی نبوت اور خلافت کی دکان خوب چلے گی۔ چنانچہ مرزا طاہر نے خوشی خوشی اپنے سالانہ جلسے کا جو قبل ازیں ربوہ میں ہوا کرتا تھا لندن میں منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔ شمع ختم نبوت کے پروانے بھلا کہاں خاموش بیٹھنے والے تھے۔ انہیں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان یاد تھا کہ:۔

"مرزائیو! اگر تم چاند پر بھی جاؤ گے تو ختم نبوت کے مبلغ تمہارا تعاقب کرنے کے لیے وہاں بھی جا پہنچیں گے۔"

چنانچہ ختم نبوت کے مجاہدین نے اس فرمان کی لاج رکھی۔ قادیانیوں کا پیشوا بھاگ کر لندن گیا وہاں جلسہ کرنے کا اعلان کیا اور اپنا مرکز تعمیر کیا تو انہوں نے بھی لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ گذشتہ سال پہلی کانفرنس منعقد ہوئی اور اس سال دوسری کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں پچھلے سال کی نسبت ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کر کے یہ عہد کیا کہ ہم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے غداروں کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔ اب ان شاء اللہ وہاں مرکز بھی قائم کیا جا رہا ہے۔

ہم تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ جس ملک یا جس خطے میں بھی تھوڑے یا بہت مسلمان آباد ہیں۔ وہاں آپ کا یہ محبوب جریدہ ہفت روزہ

ختم نبوت انٹرنیشنل پہنچ رہا ہے جبکہ اندرون ملک بھی دو سو ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ختم نبوت کی اشاعت میں جتنا اضافہ ہوگا اتنی ہی حق کی آواز موثر ثابت ہوگی۔ اس لیے ہم اپنے بزرگوں، ساتھیوں، مجلس کے کارکنوں، مبلغین، مساجد کے خطباء و ائمہ کرام سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں دیکھیں کہ وہاں پرچہ پہنچ رہا ہے یا نہیں، اگر نہیں پہنچ رہا تو وہاں اس کی ایجنسیاں قائم کریں اور اگر پہنچ رہا ہے تو اس کی اشاعت میں دوگنا اضافے تک کی کوشش فرمائیں۔

توہین رسالتؐ کا بل اور قادیانی

گذشتہ دنوں قومی اسمبلی نے توہین رسالتؐ کا جو بل منظور کیا اس پر متعدد حلقوں کی طرف سے تحسین و آفرین کے ڈونگرے برسائے جا رہے ہیں۔ اس بل میں توہین رسالتؐ کے لیے موت یا عمر قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس بل کے منظور ہوتے ہی قادیانیوں کے شہر سدوم ربوہ میں چھاپہ پڑے گا اور مرزا قادیانی کی وہ کتابیں جن میں تاجدار ختم نبوت سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا گستاخی کی گئی ہے فوراً ضبط کر کے مرزا قادیانی کو تو سبھی کہ وہ جہنم رسید ہو چکا ہے کم از کم ان کتابوں کے پرنٹر پبلشر اور قادیانی جماعت کے شعبہ نظارت اصلاح کے کارپردازوں کو گرفتار کر کے اس بل پر عمل درآمد کرایا جائے گا اور انہیں پھانسی کی سزا دی جائے گی لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وہ کتابیں بھی موجود ہیں، شعبہ نظارت و اصلاح کا دفتر بھی قائم ہے۔ اس کے انچارج اور عملہ کے ارکان بھی موجود ہیں۔ ضیاء الاسلام کے نام سے پریس بھی چالو ہے۔ کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسلم لیگی حکمرانوں نے یہ بل محض مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے یا اپنے کو اسلام کا چیمپئن ظاہر کرنے کے لیے پاس کرایا ہے کیونکہ اس بل کی کاغذ کے ایک پرزے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔

جب سے مسلم لیگ برسر اقتدار آئی ہے اس وقت سے وزیروں مشیروں نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سے متعدد وعدے کئے۔ قادیانیوں کی طرف سے اسلامی شعائر و اصطلاحات کے بے دریغ استعمال کو روکنے کا وعدہ کیا گیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے مجرموں کو گرفتار کرنے (جن کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے) اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا وعدہ کیا گیا لیکن ہنوز روز اول است کے مصداق اس سلسلے میں ذرہ بھر پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس ڈھیلی ڈھالی پالیسی کا نتیجہ یہ ہے کہ قادیانی بیرون ملک پاکستان کے خلاف ایک زوردار تحریک شروع کئے ہوئے ہیں۔

ہماری اطلاع کے مطابق قادیانیوں کا لندن کے نزدیک جو جلسہ ہوا ہے اس میں پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے باقاعدہ پلاننگ تیار کی گئی ہے اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس محاذ پر قادیان بھارت سے شائع ہونے والے قادیانی رسائل بدر اور مشکوٰۃ وغیرہ کو تیز کر دیا جائے اور انہیں پوری دنیا میں تقسیم کیا جائے۔ علاوہ ازیں پاکستان کے ایسے اخبارات و رسائل کو کہ جن کے مدیران لادینی نظریات کے حامل یا روس نواز ہیں انہیں خرید جائے اور ایسے اخبارات خاصی تعداد میں خریدے جائیں جن میں قادیانیوں کی حمایت میں خبریں یا مضامین وغیرہ شائع ہوں اور پھر ان اخبارات کو پوری دنیا میں پھیلا کر یہ تاثر دیا جائے کہ پاکستان کے قومی اخبارات بھی ہم پر ہونے والے جبیہ مظالم کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں لندن کے اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ اپنے کچھ مضمون نویسوں کو اس محاذ پر لگا دیا جائے کہ وہ اس انداز سے مضامین لکھیں کہ بظاہر ان میں قادیانیت کی مخالفت کی گئی ہو لیکن بین السطور حمایت ہو۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ایک ٹیم پوری دنیا کا دورہ کرے جو ہر ہر ملک میں جا کر پاکستان کے خلاف پریس کانفرنسیں کرے یا بیان دے اور وہاں کے اخبارات سے رابطہ کرے۔

اگر حکومت قادیانیوں کے بارے میں کوئی قدم اٹھاتی اور اس کے بعد پروپیگنڈہ کرتے تو ہم یہی کہتے کہ کاروان چلتا رہتا ہے اور کتے بھونکتے رہتے ہیں لیکن ابھی کسی قانون پر عمل درآمد ہوا ہی نہیں اور وہ پاکستان کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں تو حکومت کو اندرون ملک موجود قادیانیوں کے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا وہ محب وطن اور ملک کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ کوئی قادیانی پاکستان کا خیر خواہ نہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنے پیشوا مرزا طاہر کے تابع ہے جب ان کا پیشوا بیرون ملک بیٹھ کر پاکستان دشمن تحریک کو منظم کر رہا ہے تو یہاں کے قادیانی بھی لازماً اس کی متابعت کریں گے۔

ہم ایک عرصے سے حکومت کو متوجہ کر رہے ہیں کہ ملک میں جو تخریب کاری کا سلسلہ شروع ہے اور بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ اس کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ پاکستان میں کوئی جماعت ایسی نہیں جو اپنے کارکنوں کو مسلح تربیت دے رہی ہو۔ سوائے قادیانیوں کے۔ ان کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سبھی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اگر ان کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں تو اس تربیت کا مقصد کیا ہے؟ اور مسلم لیگی حکومت ان کے خلاف کوئی اقدام کیوں نہیں کرتی؟

فضائل صدقات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

اس آیت شریفہ میں مومنین کی ایک خاص مدح اور تعریف یہ بھی ذکر کی گئی کہ غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے۔ یہ بڑی اونچی اور خاص صفت ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ جب تیرے بھائی سے لغزش ہو جائے تو اس کے لیے ستر عذر پیدا کر اور پھر اپنے دل کو سمجھا کہ اس کے پاس اتنے عذر ہیں اور جب تیرا دل ان کو قبول نہ کرے تو بجائے اس شخص کے اپنے دل کو ملامت کر کہ تجھ میں کس قدر قساوت اور سختی ہے کہ تیرا بھائی ستر عذر کر رہا ہے اور تو ان کو قبول نہیں کرتا اور اگر تیرا بھائی کوئی عذر کرے تو اس کو قبول کر' اس لیے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے تو اس پر اتنا گناہ ہوتا ہے جتنا جنگی کے محرر کو حضورؐ نے مومن کی یہ صفت بتائی ہے کہ جلدی غصہ آجائے اور جلدی ہی زائل ہو جائے' یہ نہیں بتایا کہ غصہ نہ آتا ہو بلکہ یہ فرمایا کہ جلدی زائل ہو جاتا ہو۔

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ جس کو غصہ کی بات پر غصہ نہ آئے وہ گدھا ہے اور جو راضی کرنے پر راضی نہ ہو وہ شیطان ہے۔ اسی لیے حق تعالیٰ شانہٗ نے غصہ کو پینے والے کیلئے یہ نہیں فرمایا کہ ان کو غصہ نہ آتا ہو (احیاء) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں غصہ کو پی لے کہ اس کو پورا کرنے پر قادر ہو تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کو امن اور ایمان سے بھر پور کرتے ہیں (درمنثور) یعنی مجبوری کا نام صبر تو ہر جگہ ہوتا ہے' کمال یہ ہے کہ قدرت کے باوجود صبر کرے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی غصہ کا گھونٹ پی ڈالے' اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک نہیں۔ جو اس گھونٹ کو پی لے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے باطن کو ایمان سے بھر دیتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص قدرت کے باوجود غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلا کر فرمائیں گے کہ جس حور کو دل چاہے انتخاب کر لے۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے' بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے اوپر قابو پالے۔ حضرت علیؓ بن امام حسینؓ کی ایک باندی ان کو وضو کرا رہی تھی کہ لوٹا ہاتھ سے گرا جس سے ان کا منہ زخمی ہو گیا۔ انہوں نے تیز نگاہوں سے باندی کو دیکھا وہ کہنے لگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے غصہ پی لیا۔ اس نے پھر پڑھا۔ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ آپ نے فرمایا تجھے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ اس نے پھر پڑھا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ آپؓ نے فرمایا تو آزاد ہے۔ (درمنثور)

ایک مرتبہ ایک مہمان کے لیے ان کا غلام گرم گرم گوشت کا پیالہ بھرا ہوا لا رہا تھا۔ وہ ان کے چھوٹے بچے کے سر پر گر گیا وہ مر گیا۔ آپ نے غلام سے فرمایا کہ تو آزاد ہے اور خود بچے کی تجہیز و تکفین میں لگ گئے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (انفال ع ۱)

بس ایمان والے تو وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ جل شانہ کا ذکر آجائے تو (اس کی عظمت کے خیال سے) ان کے دل ڈر جائیں۔ اور جب اللہ جل شانہ کی آیتیں ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو زیادہ مضبوط کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے واسطے) خرچ کرتے ہیں۔ بس یہی ہیں سچے ایمان والے ان کے لیے بڑے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور ان کے لیے مغفرت ہے اور ان کے لیے عزت کی روزی ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ دل کا ڈر جانا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ کھجور کے خشک پتوں میں آگ لگ جانا۔ اس کے بعد اپنے شاگرد شہر بن حوشب کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ اے شہر تم بدن کی کپکپی نہیں جانتے۔ انہوں نے عرض کیا، جانتا ہوں۔ فرمایا۔ اس وقت دعا کیا کرو۔ اس وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میری کونسی دعا قبول ہوتی اور کونسی نہیں ہوتی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ کس طرح معلوم ہو جاتا ہے؟ فرمایا کہ جس وقت میرے بدن پر کپکپی آجائے اور دل خوف زدہ ہو جائے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں۔ اس وقت کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ حضرت سدیؒ فرماتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر آجائے۔ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی پر ظلم کا ارادہ کرے یا کسی اور گناہ کا قصد کرے اور اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر' تو اس کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو جائے۔ حارث بن مالک انصاریؓ ایک صحابی ہیں۔ ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت

باقی ۲۶ پر

فضائل

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد شفیع عمر الدین ـــــ میرپورخاص سندھ

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اولاد (حضرت) آدم علیہ السلام کے سید (سردار) ہیں۔

اور آپؐ کے تابعداروں کی تعداد قیامت کے دن سب (امتوں) سے زیادہ ہوگی۔

اور آپؐ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الاولین و الآخرین ہیں۔

آپؐ ہی ہیں جن کی قبر (قیامت کے دن) سب سے پہلے کھلے گی۔

آپؐ ہی اول شافع (شفاعت کرنے والے) ہیں۔ اور آپؐ ہی اول مشفع ہیں۔ (آپؐ کی شفاعت اول قبول کی جائے گی)

اور آپؐ ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے (اور آپؐ کیلئے کھولا جائے گا۔

• اور آپؐ ہی قیامت کے دن "حامل لواء حمد" (حمد کا جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے)، اور اس کے تلے (حضرت آدم علیہ السلام) اور ان کے علاوہ اور بھی ہوں گے۔

اور وہ آپ علیہ السلام ہی ہوں گے جنہوں نے فرمایا کہ:۔

ہم قیامت کے دن "الآخرون السابقون" ہیں۔ (دنیا میں سب امتوں کے آخر میں آنے والے اور انعامات خداوندی کی اول پانے والے ہیں)

• اور بے شک یہ بات بغیر فخر کے (کہتا ہوں) کہ میں حبیب اللہ ہوں۔

• میںؐ (حضرت) مرسلین علیہم السلام کا قائد (پیشوا) ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

• میںؐ خاتم النبیین ہوں (مجھ پر نبوت و رسالت ختم ہیں۔) اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

(ان فضائل کا حامل) میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔

• بے شک اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا فرمایا اور مجھے ان میں سے بہترین قرار دیا۔ اس کے بعد مخلوق کے دو گروہ بنائے اور مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے، اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کو خاندانوں میں تقسیم فرمایا اور مجھے بہترین خاندان میں رکھا۔ پس خاندان کی وجہ سے میںؐ ان میں سے بہترین ہوں۔ اور بنظر نفس خود بھی میںؐ ان میں سے بہترین ہوں۔

• میں پہلا شخص ہوں گا کہ قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا۔

• میںؐ لوگوں کا قائد ہوں گا، جب وہ وفد کی شکل میں اپنے رب کی طرف چلیں گے۔

• میںؐ ان کا خطیب ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے اور میںؐ ہی ہوں جس کی شفاعت ان کے حق میں قبول کی جائیگی، جب وہ محبوس ہوں گے۔

• اور میں ہی ان کو بشارت دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہوں گے۔

اُس دن کرامت اور کنجیاں میرے دونوں ہاتھوں میں ہوں گی۔

• اور لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔

• اللہ کے نزدیک (حضرت) آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے "میںؐ" اکرم (کریم ترین) ہوں۔

• میرے پاس ہزار خادم آمد و رفت کریں گے، جو ایسے ہوں گے گویا پردہ میں رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

• جب قیامت کا دن آئے گا تو میںؐ (حضرات

باقی صفحہ ۲۲ پر

ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

ـــــ نذیر احمد قمرانی

۱۔ اپنے قلب کی اصلاح کرو کیونکہ قلوب ہی ایسی چیز ہیں کہ جب وہ سنور جاتے ہیں تو سارے حالات سنور جاتے ہیں اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ابن آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ سنور جاتا ہے تو اس کی وجہ سے سارا بدن سنور جاتا ہے اور جب وہی بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے، اور وہ قلب ہے"۔ قلب کا سنورنا پرہیزگاری، حق تعالیٰ پر توکل، اس کی توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے سے ہے اور اس کا بگڑنا ان خصلتوں کے معدوم ہونے سے۔

۲۔ افسوس تجھ پر، تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کے اعداء کی۔ اگر تو واقعی اس کا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے عداوت کرتا اور اسی کے لئے محبت۔ سچا مومن اپنے نفس، اپنے شیطان اور اپنی خواہش کی پیروی نہیں کیا کرتا۔

۳۔ مخلوق کو خدا کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دے اور حق تعالیٰ عزوجل کو یکتا سمجھ، وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہیں تمام اشیاء۔ اے غیر اللہ سے کسی چیز کے مانگنے

باقی صفحہ ۱۴ پر

درویش اور چونیؔ

حضرت امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ

جناب پیر جی امین گیلانی شیخوپورہ

ایک دفعہ میں شیخوپورہ سے ملتان گیا۔ رات دفتر ختم نبوت میں رہا۔ علی الصبح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاہ صاحب وظائف وغیرہ سے فارغ ہو کر بیٹھے ہی تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے۔ مصافحہ اور معانقہ کے بعد فرمایا گیلانی! میں بہت اُداس تھا۔ اچھا ہوا آپ آ گئے۔ پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد اچانک فرمایا۔ گیلانی! میں بھی عجیب ہوں نہ میں نے خود ناشتہ کیا نہ تمہیں پوچھا۔ پھر اندر آواز دی عبدالرحمٰن (عبدالرحمٰن ایک بچہ تھا جو اماں جی سے قرآن پڑھتا تھا) آواز سن کر وہ آیا اور اس نے کہا۔ جی سائیں!

شاہ جی نے کہا کہ اندر جا کر اماں جی سے کہو کہ میں تو بھول گیا۔ آپ نے ہمیں ناشتہ کے لیے نہیں پوچھا اور کہا دیکھو۔ اماں جی سے کہنا کہ امین گیلانی صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد چائے لے کر آ گیا۔ شاہ صاحب نے جب ٹرے سے رومال اٹھایا تو اس میں دو پیالیاں اور ایک چینک تھی۔ کھانے کے لیے ساتھ کچھ نہ تھا۔ شاہ صاحب نے اس بچے سے کہا کہ اندر جا کر کہو "کھانے کے لیے کچھ نہ دو گے؟" وہ گیا اور واپس آ کر کہا "گھر میں کوئی شئی نہیں" (یعنی گھر میں کوئی چیز نہیں) شاہ صاحب نے اس سے کہا کہ اندر جا کر کہو کہ "رات کا کوئی باسی ٹکڑا ہی سہی" وہ پھر واپس آیا اور کہا وہ بھی نہیں۔ میرے جی میں آیا کہ میں خود اٹھ کر بازار سے کوئی چیز لے آؤں لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ کہیں یہ بات غیرت مندی کے خلاف نہ ہو۔ شاہ صاحب نے ایک آہ بھری اور چائے چینک سے پیالی میں انڈیل رہی تھی کہ اچانک ایک آدمی السلام علیکم کہہ کر اندر آ دھمکا۔ کھدر کا تہمد تھا۔ کھدر کا کرتہ کھدر ہی کی پگڑی کوئی درویش معلوم ہوتا تھا۔ اس نے جلدی سے ایک پوٹلی شاہ صاحب کی گود میں پھینک دی۔ شاہ صاحب نے اسے بٹھایا اور وہ پوٹلی کھولی تو اس میں نہایت عمدہ تازہ کھجوریں تھیں۔ شاہ صاحب نے اپنی داڑھی ہاتھ میں پکڑ لی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بار بار دہرایا کھا اد کیتا اندر کا دروازہ بند تھا۔ باہر کا تو کھلا تھا تو اتنی جلدی مایوس ہو گیا۔ کچھ کھجوریں تو اسے دسترخوان پر رکھ دیں باقی اندر بھیج دیں کیونکہ جو حال باہر تھا وہی اندر ہو گا۔ ایک پیالی اور منگا کر اس درویش کو بھی چائے پلائی۔ پھر وہ کپڑا جس میں وہ کھجوریں لایا تھا اسے واپس کرنے لگے تو اس کے چاروں کونے ٹٹولے اور اسے واپس دیتے ہوئے کہا "کہ آج تو اور کوئی چیز نہیں نا"؟ تو اس نے کہا ضرورت ہے شاہ صاحب نے کہا نہیں نہیں

باقی ص ۲۶ پر

ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قاضی محمد اسرائیل قاسمی گرنگی

یہ مرادِ رسول ﷺ، دامادِ علیؓ، جانشین آقائے دو جہاں خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت ابو حفص عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت زینب بنت مظعونؓ ہے۔ جو مشہور صحابیہ ہیں۔

حضرت حفصہؓ بعثت سے پانچ سال قبل جس سال قریش خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ ان کی پہلی شادی حضرت خنیس ابن حذافہ سہمیؓ سے ہوئی۔ شادی کے بعد دونوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ لیکن جنگ میں حضرت خنیسؓ زخمی ہو گئے۔ اور مدینہ منورہ پہنچ کر شہادت پائی، اس وقت حضرت حفصہؓ کی عمر مبارک اٹھارہ برس تھی۔ پھر آقائے دو جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم ۳ھ مطابق ۶۲۵ عیسوی میں ان سے نکاح فرمایا، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۵ برس تھی۔ آٹھ سال کا عرصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گذارا، یہ بہت بلند ہمت اور سخاوت شعار خاتون تھیں۔ حق گوئی و حاضر جوابی اور فہم و ذکاوت میں اپنے والد بزرگوار کا مزاج پایا تھا۔ اکثر روزہ سے رہا کرتی تھیں تلاوت کلام پاک اور دوسری قسم قسم کی عبادتوں میں مصروف رہتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو علم حدیث میں بھی ایک ممتاز مقام عطا کیا تھا۔ علم حدیث میں بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین عظام ان کے شاگرد ہیں۔ خود ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ حضرت حفصہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساٹھ احادیث روایت کی ہیں جن میں پانچ بخاری شریف میں اور چھ مسلم شریف میں، باقی دوسری کتب حدیث میں درج ہیں۔ انہوں نے شعبان المعظم ۴۵ھ زمانہ خلافت امیر معاویہؓ، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عاصم بن عمرؓ اور ان کے تین بھتیجے حضرت سالم بن عبداللہؓ، حضرت عبداللہ بن عبداللہؓ و حضرت حمزہ بن عبداللہؓ نے ان کو قبر میں اتارا، جنت البقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہوئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر مبارک ساٹھ یا تریسٹھ برس تھی۔ آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنہم اجمعین

زرقانی، جلد ۳ ص ۲۳۲ تا ۲۳۴

ایک خاتون کا واقعہ

وہ ہر بات کا جواب قرآن پاک سے دیتی تھی

حضرت عبداللہ ابن مبارک نے سفر حجاز میں ایک بوڑھی عرب عورت کو جنگل میں کمبل اوڑھے بیٹھی تھی دیکھا۔ اسے تنہا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ میں اس ضعیفہ کے پاس گیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاتون نے جواب دیا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (سورہ یٰسین) پھر دونوں میں جو گفتگو ہوئی حسب ذیل ہے۔

عبداللہ سوال کر رہے ہیں، خاتون جواب دے رہی ہے۔

سوال: اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے آپ یہاں کس طرح ہیں؟

جواب: مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ یعنی راہ بھول گئی ہوں۔

سوال: آپ کو کہاں جانا ہے؟

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا یعنی حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس کا قصد ہے۔

سوال: آپ یہاں کب سے ہیں؟

جواب: ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا یعنی تین راتیں

سوال: آپ کے پاس کچھ خوراک ہے؟

جواب: هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ یعنی اللہ تعالےٰ مجھے کھلاتے پلاتے ہیں۔

سوال: آپ وضو کس چیز سے کرتی ہیں؟

جواب: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنی اگر پانی نہیں ملتا تو پاک مٹی سے تیمم کرتی ہوں۔

سوال: کیا آپ کھانا کھائیں گی۔ میرے پاس کھانا موجود ہے۔

جواب: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ یعنی شام تک میرا روزہ ہے۔

سوال: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

جواب: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ یعنی نفلی روزہ بھی ثواب کا کام ہے۔

سوال: سفر میں تو افطار جائز ہے؟

جواب: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، یعنی اگر روزہ رکھو تو بہتر ہے۔

سوال: آپ میری طرح اپنی بولی میں کلام کیوں نہیں کرتیں؟

جواب: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ یعنی ہر بات فرشتے لکھ لیتے ہیں، اس لیے قرآن میں گفتگو کیوں نہ کی جائے تاکہ نامہ اعمال قرآن پاک ہی سے بھرپور ہو۔

سوال: آپ کن لوگوں میں سے ہیں؟

جواب: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی بے ضرورت نہ بولو۔ روز قیامت کان، آنکھ اور دل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

سوال: کیا آپ میری یہ خطا معاف نہ کریں گی؟

جواب: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی میں نے معاف کیا اللہ تعالےٰ تمہیں بخشے۔

سوال: اگر آپ قافلے میں شامل ہونا چاہیں تو میں اونٹنی پر سوار کر کے لے چلوں؟

جواب: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ یعنی بے چلو نیکی کا بدلہ خدائے علیم سے ملے گا۔

سوال: میں نے اونٹنی بٹھا دی ہے۔ آپ اس پر سوار ہو جائیں؟

جواب: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنی میں سوار ہونے لگی ہوں۔ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹنی کے زانو باندھنے بھول گیا تھا۔ اس لیے وہ بدک گئی۔ خاتون کا کپڑا الجھ کر پھٹ گیا۔ اس پر اس نے کہا وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ یعنی مصیبت اپنے ہاتھوں لائی گئی ہے۔

سوال: بی بی ٹھہریں میں اونٹنی کے زانو باندھ دیتا ہوں۔

جواب: فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ یعنی جس طرح حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالےٰ نے تدبیر سمجھائی تھی اس طرح تمہیں بھی سمجھا دی۔

سوال: بی بی میں نے اونٹنی کو سواری کے لیے درست کر دیا ہے۔ اب آپ سوار ہو جائیں۔

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ ... وَاِنَّآ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع بنایا ورنہ ہم میں کہاں طاقت تھی کہ اس کو مطیع کرتے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے اونٹنی کی مہار تھام لی اور بلند آواز سے شعر خوانی کرتے ہوئے تیز چلنے لگا تو اس پر خاتون نے تکلیف محسوس کی اور کہا وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ یعنی آہستہ چلاؤ اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ پھر میں نے رفتار اور آواز نرم کر دی تو خاتون بولیں فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی قرآن جتنا پڑھ سکو پڑھو! عبداللہ نے کہا مجھے خیر کثیر مل گئی۔ خاتون نے فرمایا۔ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ یعنی عقلمند آدمی ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔ عبداللہ یہ سن کر چپ ہو گئے اور چلتے چلتے قافلے سے جا ملے تو خاتون سے دریافت کیا کہ اس قافلے میں آپ کا کوئی آدمی ہے؟

جواب: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ۔

الغرض وہ خاتون چالیس ۴۰ سال تک صرف قرآن پاک ہی سے بات کرتی رہی۔

بقیہ: ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی رح

والے! تو بے وقوف ہے۔ کیا کوئی ایسی بھی چیز ہے جو اللہ کے خزانوں میں نہ ہو؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے "کوئی چیز بھی نہیں مگر ہمارے پاس ہیں اس کے خزانے"۔

۴۔ توبہ کر اپنے گناہوں سے اور بھاگ اپنے مولا عزوجل کی طرف۔ جب تو توبہ کرے تو چاہیے کہ تیرا ظاہر بھی توبہ کرے اور باطن بھی۔ توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ معصیتوں کے کپڑے اتار ڈال، خالص توبہ کر اللہ عزوجل سے حقیقی حیا کر کے۔

آپ کے مسائل

مرتب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

نماز کے چند مسائل

محمد یامین، کراچی

س: ظہر، عصر و عشاء کی اذان کے بعد بھی تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد پڑھ سکتے ہیں۔

ج: پڑھ سکتے ہیں۔

س: عورتیں اپنے مخصوص ایام ذکر کر سکتی ہیں مثلاً سوم کلمہ، درود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ

ج: قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ سب ذکر کر سکتی ہیں

س: جمعہ کے دن خطبہ میں بیٹھنے کا سنت طریقہ

ج: کوئی خاص طریقہ نہیں، جس طرح سہولت ہو بیٹھے۔

س: نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے یا سورت شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے یا نہیں

ج: فاتحہ سے پہلے تو ضرور پڑھے، سورت سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔

س: جماعت میں ہماری ایک یا زائد رکعتیں رہ گئی ہوں اب جبکہ امام صاحب کے سلام سلام کرنے سے پہلے ہم صرف التحیات پڑھیں یا کچھ اور بھی پڑھیں جبکہ کافی وقت ہمارے پاس ہوتا ہے۔ مرجب رہنے سے خیالات دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔

ج: التحیات مکرر پڑھتے رہیں خصوصاً شہادتین

غیر سودی نظام اور حکومت

محمد صادق مغل، لاہور

س: حکومت نے جو غیر سودی بینکاری کا نظام رائج کیا ہے اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ جس وقت یہ نظام رائج ہوا تو بہت سے علماء کرام نے بھی غیر سودی بینکاری میں اپنے کھاتے کھلوائے تھے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو یہ تاثر ملا کہ شرعاً یہ غیر سودی کھاتہ ہے۔ بہر حال شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

ج: حکومت کا جاری کردہ غیر نظام میری سمجھ میں تو آیا نہیں۔ بظاہر صرف نام میں تبدیلی ہے۔ نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

س: تہبند یا پاجامے کا ٹخنوں کے نیچے رکھنا حرام ہے کیا یہ ممانعت صرف اس صورت میں ہے جبکہ یہ فعل ازراہ تکبر و غرور کیا جائے تو اگر تکبر و غرور کی بناء پر محض لاپرواہی یا فیشن کی بناء پر عمل کرے کیا اس کے لئے بھی جہنم کی وعید ہوگی یا نہیں؟

ج: احادیث میں بعض جگہ "خیلاء" کی قید ہے اور بعض جگہ نہیں۔ پس اگر غفلت کی وجہ سے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو وہ وعید میں داخل نہیں۔ اور جو قصداً ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے اس کا منشاء تکبر کے سوا کچھ نہیں۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے کفریہ عقائد"

عید میلاد النبی کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے کفریہ عقائد" منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد"

۲۔ اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند عطا کی جائے گی۔

۶۔ اس کے علاوہ خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

۸۔ مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹۔ مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی) ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰۔ جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اُس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر ۱۹۸۶ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

۱۳۔ مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴۔ نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں اخبارات ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔

۱۵۔ تقریب تقسیم انعامات دسمبر ۱۹۸۶ء ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کا بھائی:۔ محمد حسین علوی

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

پتہ: ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون: ۱۲۹

بزمِ ختمِ نبوت

پرچہ شاندار ہے

ختم نبوت کا آٹھواں شمارہ ہاتھوں میں ہے پرچہ شاندار ہے اور خدا سے دعا ہے یہ رسالہ پوری دنیا میں پھیلے آمین
عاشق حسین محسن کنڈیارو

رنگ برنگے ٹائیٹل والا

ہفت روزہ ختم نبوت پاسبان ہے ایمان کا
ہے یہ ختم نبوت کا پاسبان
پڑھتے ہیں شوق سے سب مسلمان
اچھا اچھا پیارا پیارا
دل کش دل کش نیارا نیارا
رنگ برنگے ٹائیٹل والا
پوری دنیا میں جانے والا
جو لوگ ہیں مسلمان
دل سے پڑھیں وہ اس کا بیان

ابو عثمان محمد اسرائیل قاسمی گرمنگی مانسہرہ

معلوماتی رسالہ

آپکا عالم اسلام کی رہنمائی کے لئے جاری کردہ ہفت روزہ ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتی ہوں یہ ایک نہایت اہم اور معلوماتی رسالہ ہے اور ذریت قادیانی، لعنت اللہ علیہم اجمعین کے لئے ایک آئینہ ہے کاش یہ بدبخت اس پر غور کرلیں۔ قبل اس کے کہ ہم قادیانیوں کو نام سے جانتے تھے مگر ان کے کردار اسقدر گھناؤنے ہیں اس کا ہمیں علم نہ تھا اور شاید کبھی نہ ہوتا اگر علماء حق ان کے خلاف حسب سابق اس دور میں بھی آواز بلند نہ کرتے نئی نسل صرف یہ جانتی تھی کہ یہ بد عقیدہ ہیں پھر یہ جان لیا کہ یہ کافر ہیں مگر کردار کے اعتبار سے یہ کس قدر گرے ہوئے ہیں یہ ہمیں علماء حق کی کتب اور رسالہ ختم نبوت سے معلوم ہوا۔ الہامی گرگٹ، قادیانی جنازہ، نزول مسیح قادیانی عقائد۔ مرزا غلام احمد (لعنت اللہ علیہ) کی اصل پہچان بے حد جامع اور مفصل کتب ہیں جن کو پڑھنے کے بعد ان کے کفر کی پہچان باآسانی ہو سکتی ہے

رفعت ذوالفقار کراچی

قابل تعریف

چند یوم قبل ہفت روزہ ختم نبوت کا تازہ شمارہ دیکھا۔ جو پہلے کی نسبت بڑا دیدہ زیب تھا۔ کاغذ اور کتابت بھی قابل تعریف ہے۔

ڈاکٹر عبدالرشید بلوچ ٹاؤن

ماریشس سے ایک خط

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو قوت و ہمت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ساتھ ہی ہم سے بھی کچھ دین کی خدمت لے لے۔ تقریباً چھ ماہ قبل۔ میری موریشس واپسی کے فوراً بعد ہم نے ایک پمفلٹ قادیانیوں کے خلاف نکالا تھا اور غلام احمد قادیانی کی عبارات اور ان کے عقائد کو نقل کر کے ان کا جواب مانگا تھا۔ آج تک کوئی جواب نہیں ہے۔ لیکن خاموشی کے ساتھ وہ اپنے کام میں مشغول ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں مگر مجھے یقین ہے انشاء اللہ اب اور کوئی تو قادیانی نہیں بنے گا۔ الا یہ کہ کوئی ملحد دین سے اسکو کوئی تعلق نہ ہو۔ پیسہ اور عورت اس کے لئے سب کچھ ہو۔

اخلاص احمد عفی عنہ

یہاں پرچہ ہر گھر کی ضرورت بنتا جارہا ہے

سلام مسنون کے بعد دس پرچے "ختم نبوت" ملے اور ہاتھوں ہاتھ نہ صرف ختم ہو گئے بلکہ بہت سے شائقین کو پرچہ نہ ملنے پر مایوسی ہوئی ہے اس لئے سب سے پہلی عرض یہ ہے کہ "ختم نبوت" کے پرچوں کی تعداد دس سے بڑھا کر بیس کر دیں امید ہے یہ بھی ناکافی ہونگے، انشاء اللہ امید قوی ہے کہ یہ تعداد سو سے بھی متجاوز ہو جائے کیونکہ اتنا بہترین پرچہ (صوری اور معنوی) اعتبار سے ملنا ناممکن ہے اس کے لئے اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ایک زمانے میں یہاں مرزائیوں کو کافر کہنا تو کجا انسہرہ کی مرکزی جامع مسجد سے مرزائیوں کو نکالنا دشوار ہوگیا مگر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی شدید محنت سے آج لوگ جتنی نفرت مرزائیوں اور مرزائیت سے کرتے ہیں اتنی نفرت خنزیر سے بھی نہیں کرتے:۔

یہ ہفت روزہ "ختم نبوت" اب ہر گھر کی اہم ترین ضرورت بنتا جارہا ہے انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہزارہ ڈویژن کے ہر گھر میں یہ پرچہ پڑھا جائے گا

محمد ظہور عثمانی غازی کوٹ مانسہرہ

قادیانی روح کی اپنے مرشد سے فریاد

غلام ازم رقادیانی مذہب کے مفرور "خلیفہ" مرزا طاہر نے اپنے جان نثاروں کے پسماندگان کے لئے مکانات اور دیگر امداد مہیا کرنے کے لئے چندہ کے حصول کے لئے ایک فنڈ بنام "بلال فنڈ" قائم کیا تھا۔ رائل فیملی یعنی خاندان مرزا قادیانیوں کی فلاح وبہبود پر رقم خرچ کرنے کی غلطی کبھی نہیں کرتی۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے نام پر مریدوں سے چندہ بٹور کر ساری دنیا میں ذاتی جائدادیں بناتی اور تفریح مناتی رہتی ہے۔ چنانچہ "بلال فنڈ" میں جب معقول رقم جمع ہوگئی تو مرزا طاہر کی رال ٹپکی اور "بلال فنڈ" کی رقم پسماندگان پر خرچ کرنے کی بجائے اعلان کر دیا کہ یہ رقم قرآن پاک کی قادیانی تحریف شدہ تلخیص شائع کرنے پر خرچ کی جائے گی۔ اور اس کا ثواب قادیانی جان نثاروں کی روح کو پہنچ جائے گا۔

مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر درج ذیل جذبات قلمبند ہوئے ہیں۔ جن میں مرزا طاہر کی راہ میں قربان ہونے والی ایک قادیانی روح زبان حال سے اپنے نام نہاد مرشد سے یوں فریاد کرتی ہے۔

میری روح کو ثواب تو پہنچا دیا
پر بچوں کو زندہ ہی دفنا دیا
بیوہ اور بچے تڑپتے ہیں بھوک سے
ماں باپ بوڑھے صدمے سے سوکھے
زندگی بھر مجھے تو نے الو بنایا
جان تجھ پر لٹا کے یہ پھل پایا
چندہ بٹورا پسماندگان کے
بوالہوس نے ہے چھینا تیرا ایمان
پھر اندھے مریدوں کو چکمہ دیا ہے
مال یتامیٰ بنام قرآن ہضم کر لیا ہے

(م ب)

بقیہ: قادیان کی سیر

کی جہاں ان کا نام نہاد نبی مرزا غلام احمد قادیانی دفن ہے۔ بہرکیف میں مقبرے کی طرف چل دیا اور جب بہشتی مقبرے میں داخل ہوا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں تین چار کتے آپس میں کھیل کود کر رہے تھے۔ اور ایک کتا ایک قبر پر ٹانگ اٹھائے پیشاب کر رہا تھا۔ میں نے جب اس قبر کا کتبہ پڑھا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر تھی۔ اس واقعہ کو دیکھ کر میری آنکھیں کھل گئیں اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کسی "نبی" یا "مسیح" یا "مہدی" کی قبر نہیں ہو سکتی بلکہ یہ کسی کذاب ہی کی قبر ہو سکتی ہے۔ میں نے فوراً استغفار پڑھا اور دبے پاؤں واپس آگیا وہ رات میں نے قادیان میں آنکھوں میں بسر کی اور صبح اپنی جان اور ایمان بچا کر واپس آگیا

قادیانیو! بتاؤ کیا مرزا قادیانی سچا تھا؟ اگر سچا ہوتا تو کتا اس کی قبر پر پیشاب کیوں کرتا۔

بقیہ: نقائص خاتم النبیین

انبیاء علیہم السلام کے آگے ہوں گا۔ اور ان کا خطیب ہوں گا۔ اور میں شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ مجھے ان باتوں پر فخر نہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ فرماتا تو مخلوق کو پیدا نہ کرتا۔ اور نہ اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔

لد... میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت (حضرت) آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

(از معارف لدنیہ)

○ سب سے اونچا پایہ ہے اس کا
تیرے سر پہ سایہ ہے اس کا
مت جھٹ پھر تجھے کیا غم
صلی اللہ علیہ وسلم

(مولانا ظفر علی خان)

لیہ شہر میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

ڈی سی لیہ اس اشتعال انگیزی کا فوراً نوٹس لیں

گذشتہ دنوں ہفت روزہ ختم نبوت نے لیہ کے بارے میں ایک خبر شائع کی تھی کہ وہاں قادیانیوں نے مختلف مقامات پر کلمہ طیبہ لکھوا دیا ہے۔ لیہ کی انتظامیہ نے تو اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا تاہم قادیانیوں نے پرچے میں اشاعت کے بعد وہ کتبے وغیرہ ہٹا دیے لیکن اب کچھ دنوں سے قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کو اور زیادہ نمایاں کر کے لکھوا دیا ہے مقصد مسلمانوں کو چڑانا اور اشتعال دلانا ہے۔ گذشتہ دنوں لیہ کی ایک مقامی انجمن نے دیواروں پر ایک نعرہ لکھوایا حالانکہ وہ نعرہ اشتعال انگیز نہیں تھا ڈی سی لیہ نے وہ نعرہ زبردستی مٹوا دیا۔ کیونکہ بقول ان کے اس سے نقص امن کا خطرہ تھا اگر جناب ڈی سی لیہ اتنے ہی نیک نیت ہیں اور واقعی وہ اپنے ضلع میں پُرامن حالات چاہتے ہیں تو ڈی سی لیہ صاحب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قادیانیوں کا جرم زیادہ سنگین ہے وہ دستور کے آئین، امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس سے صریح بغاوت اور انتہائی اشتعال انگیز حرکت ہے۔ جناب ڈی سی صاحب کو چاہیے کہ وہ اس اشتعال انگیزی کا فوراً نوٹس لیں ورنہ اگر لیہ کے حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری ڈی سی صاحب پر عائد ہوگی۔

منجانب: ختم نبوت یوتھ فورس لیہ شہر۔

ولی خان کی قادیانیت نوازی

مولانا نور الحق نور — پشاور

ولی خان کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے پاکستانی پارلیمنٹ کے فیصلہ ۱۹۷۴ء پر بارہ سال بعد حالیہ خلاف بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۳ء کی اس متفقہ آئینی ترمیم کو تحفظ فراہم کرنے کے سلسلہ میں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سے ایک مخصوص طبقہ کے بعض افراد کو، مرزائیوں کی حمایت کے دورے پڑنے شروع ہو گئے ہیں ان میں سرفہرست بیگم نسیم ولی خان ہیں جس نے اپنے ایک حالیہ بیان میں مرزائیوں کی وکالت سے اہل اسلام کے دینی اور مذہبی جذبات کو مجروح کر کے حکومت برطانیہ کی روحانی اولاد کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور اب ان کے شوہر نامدار جناب ولی خان کی ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف مسلسل بیان بازی کے بعد مرزائیوں کی حمایت کے حالیہ بیان سے یہ بات واضح طور پہ سامنے آئی کہ ولی خان مرزائیوں کی حمایت میں اس قدر آگے نکل چکے ہیں۔ کہ انہیں ۱۹۷۳ء کا آئین برائیوں کا پلندہ نظر آتا ہے وہ آئین جس پر ولی خان بقلم خود دستخط فرما چکے تھے۔ ولی خان شاید یہ بھی بھول گئے ہیں کہ ایم آر ڈی میں شمولیت کی بنیاد ہی ۱۹۷۳ء کے آئین کو اس متفقہ آئینی ترمیم کے ساتھ بحالی پر رکھی گئی ہے اور مرزائیوں کی حمایت کرتے وقت ولی خان صاحب یہ بھی بھول چکے ہیں کہ جس قرارداد کے ذریعہ پارلیمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اس قرارداد کو اس وقت کی اسمبلی کے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ۳۷ ممبران اسمبلی نے مشترکہ طور پہ پیش کیا تھا جن کے دستخطوں میں ولی خان کی اس وقت کی جماعت کے صدر جناب شیر باز خان مزاری کے دستخط کا آٹھواں نمبر ہے۔ قرارداد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اردو، انگریزی، عربی میں مطبوعہ موجود ہے۔ اس قرارداد کی حمایت کے سلسلہ میں جناب ولی خان صاحب اپنا شمالی علاقوں کا تفریحی سفر ملتوی کر کے ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء اسلام آباد پہنچے تھے ۷ ستمبر اسمبلی کے جس اجلاس میں یہ قرارداد متفقہ طور پہ منظور کی گئی تھی اس اجلاس میں ولی خان بذات خود موجود تھے اور اس کو منظور کرانے میں انہوں نے باقاعدہ حصہ لیا تھا جناب ولی خان کی یاداشت میں یہ بھی ہوگا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک جو مرزائیوں کو اقلیت قرار دلوانے کے سلسلہ میں تھی اس تحریک میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے تھے اور لاکھوں اہل اسلام نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی تھیں اسی طرح ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں تمام مکتبہ فکر کے مسلمانوں نے اتحاد و اتفاق کا عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے قربانیاں دیکر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر صدارتی آرڈیننس نافذ کرایا۔

۱۹۷۳ء کے آئین میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی مکمل ضمانت موجود ہے جس کے باعث ۱۹۷۳ء کا دستور اہم اور مقدس دستاویز کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس کی حفاظت شمع ختم نبوت کے پروانے اپنی جان پہ کھیل کر بھی کریں گے مسلمانوں کے جذبہ قربانی کے سامنے ولی خان جیسے آئیں گے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی بالادستی قائم رہے گی۔ ولی خان صاحب کی دنیاوی اور اخروی بہتری اسی میں ہے کہ وہ مرزائیوں کی حمایت چھوڑ کر امت مسلمہ کے اتحاد میں شامل رہیں۔ دگرنہ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ ولی خان صاحب وہ ذات شریف ہیں جنہوں نے مشہور بدنام زمانہ مرزائی غیر مسلم قلندر مومند کے والد مرزا غلام احمد قادیانی ٹکسالی مرتد بازید خیل کے جنازہ پہ جا کر اس مرتد کے لئے دعا مغفرت کی تھی جناب ولی خان کو چاہیے کہ اپنی جماعت میں شامل علماء کرام ہی سے شرعی مسئلہ دریافت فرمالیں کہ کسی مرتد مرزائی کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لئے دعا مغفرت کرنے والوں سے متعلق شریعت اسلامیہ کا کیا حکم ہے کیونکہ اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی ہاں اگر ولی خان صاحب ہم سے مسئلہ دریافت فرمانا چاہیں تو ہم علماء کرام کا شرعی حکم جو اس مسئلہ سے متعلق ہے جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے شائع کر دیا ہے بھیج دیں گے جس میں جید علماء کرام نے شرعاً حکم دیا ہے کہ ایسے شخص کو جس نے یہ غلطی سہواً کی ہو اسے تجدید نکاح کر لینا چاہیے۔

مرزائی غیر مسلم اس آرڈیننس کے خلاف شرعی عدالت میں جا چکے ہیں جہاں تقریباً دو ہفتوں کی مسلسل بحث کے بعد عدالت کے چار ججوں نے متفقہ طور پہ اس آرڈیننس کو قرآن و سنت کے عین مطابق قرار دیتے ہوئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت کے فیصلے کو صحیح اور بروقت قرار دیا ہے عدالت کا یہ فیصلہ اخبارات میں باقاعدہ شائع ہو چکا ہے۔ ولی خان صاحب کو بذریعہ حاجی غلام احمد بلور اس فیصلہ کی کاپی آج ہی رجسٹری کر دی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے جناب ولی خان صاحب کو مرزائیت کے کفریہ عقائد کا صحیح طریقہ پہ علم ہو جائے گا مجھے یقین ہے کہ ولی خان صاحب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم جانتے ہیں اگر اس سلسلہ میں ولی خان صاحب خود وضاحت کر دیں تو بہتر رہے گا۔

ضروری اعلان

عید الاضحیٰ کی تعطیلات کیوجہ

گذشتہ شمارہ شائع نہیں ہوا قارئین کرام

نوٹ فرمالیں۔

ادارہ

قادیان کی سیر

عبدالسلام دہلوی ——— کلکتہ

ایک کتے نے اس کی قبر پر موت دیا میری آنکھیں کھل گئیں

وہ رات میں نے آنکھوں میں بسر کی اور صبح اپنی جان اور ایمان بچا کر واپس آگیا

یہاں کلکتہ میں کہیں سے مجھے ہفت روزہ ختم نبوۃ کا ایک پرچہ ہاتھ لگا۔ پرچے کی خوبصورتی نے تو مجھے متاثر کیا ہی تھا۔ لیکن فتنۂ قادیانیت کا جس محققانہ انداز میں پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ اس نے مجھے بہت ہی متاثر کیا۔ میرے حافظے میں تقسیم سے قبل کا ایک واقعہ محفوظ ہے جو ایک امانت ہے۔ اور میں اسے ختم نبوت کے واسطے سے عوام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ لکھنے لکھانے کا مجھے کوئی خاص ملکہ نہیں، اس کی نوک پلک درست کر کے شائع کر دیں ممکن ہے کسی گمراہ کسی کجرو، کسی مرزا قادیانی کے جراثیم زدہ فرد کی ہدایت کا سبب بن جائے۔

یہ تقسیم سے پہلے کی بات ہے، قادیانی جماعت جو تقسیم کی مخالف اور متحدہ ہندوستان کی حامی تھی۔ وہ ایک منصوبہ کے تحت مسلم لیگ کے قریب ہوگئی، قریب ہونے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح قادیانیوں کو اہل اسلام سے رابطہ ملے گا۔ اور قادیانیت کی تبلیغ میں آسانی رہے گی۔ ہم دہلی میں رہا کرتے تھے، میں اس وقت نوجوان تھا۔ مسلم لیگ سے مجھے خصوصی دلچسپی تھی، گو باقاعدہ رکن نہیں تھا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دہلی کی جامع مسجد میں جلسہ کر کے چوہدری ظفر اللہ قادیانی کی صدارت کا اعلان کیا گیا تھا کہ دہلی اور قرب و جوار کے قادیانیوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جلسہ کو کامیاب بنائیں لیکن اس کے اعلان کے باوجود مسلمانوں نے جلسہ گاہ پر قبضہ کر لیا اور پھر وہ جلسہ ایک کوٹھی میں سنگینوں کے سائے میں کیا گیا۔ چوہدری ظفر اللہ قادیانی کی وجہ سے قادیانیوں کو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا خوب خوب موقعہ ہاتھ آیا۔ مجھے چونکہ ان سے ملنے ملانے کا موقعہ رہتا تھا۔ اس لیے قادیانیوں نے مجھ پر ڈورے ڈالنے شروع کیے۔ سچی بات یہ ہے کہ میں ان کی چکنی چپڑی باتوں کی وجہ سے بہت متاثر ہو چکا تھا۔ خدا کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے باوجود حد سے زیادہ متاثر ہونے کے میری دستگیری فرمائی اور مجھے اس فتنہ سے بچایا، ہوا یوں کہ مجھے یہ خیال آیا کہ قادیانیوں کے مرکز قادیان جس کے بارے میں قادیانی پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ وہاں جاکر اسے دیکھنا چاہیے وقت گزرتا رہا۔ لیکن گھریلو مصروفیات کی وجہ سے قادیان کی سیر کا موقعہ نہ مل سکا۔

آخر دو تین سال بعد کمر ہمت باندھی اور قادیان کیلئے روانہ ہوگیا۔ قادیان پہنچتے ہی مجھے مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا۔ خوب خاطر مدارت کی گئی اور مرزا محمود سے میری ملاقات بھی کرائی گئی لیکن دل مطمئن نہیں تھا۔ آخر دوسرے یا تیسرے روز میں بعد نماز عصر سیر کیلئے نکلا خیال آیا کیوں نہ ان کے "بہشتی مقبرے"

باقی صفحہ ۱۲ پر

جھوٹی نبوّت کا بینک ——— ایک کھلی حقیقت

پانچ ارب روپے کا آرمی "نوبل پرائز" کس کو ملے گا

عبدالخالق قریشی ——— دہلی

عبدالسلام قادیانی ایک سائنس دان ہے جو کہ اسلامی فاؤنڈیشن کا چیئرمین مقرر ہوا اور پورے عالم اسلام نے اس کے سپرد پانچ ارب ڈالر اس لیے کئے کہ اس رقم کو عالم اسلام کے ادارے کے لیے خرچ کیا جائے۔ اور عالم اسلام کو ایک مضبوط دفاع مہیا ہو گا۔ غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق اس شخص نے اس رقم کو قادیانی قوت کے لیے استعمال کرنا شروع کیا۔ سالانہ فکس ڈپازٹ سے جو سود ملتا رہا۔ اس کو مرزا طاہر (نبوت بینک کے چیئرمین) کو بھیجتا رہا اور اس کے نتیجہ میں لندن میں ایک نئے اسلام آباد کی تعمیر ہوئی اور اسی طرح جب تک اس شخص کے پاس رقم ہے اس کا سود مرزا طاہر کی جھوٹی خلافت کے بینک کو ملتا رہے گا کیونکہ مرزا طاہر کے مرتد دادا جان جو یہ جھوٹی نبوت کا بینک ۱۹۰۱ میں کھول گئے تھے اب وہ چل نکلا ہے۔ اور آج اس بینک کی شاخیں پوری دنیا میں موجود ہیں جو کہ چندہ کی صورت میں رقمیں جمع بھیج کر جنت میں جانے کی سند حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ قادیانی حضرات اس مرزا قادیانی کے خاندان کی حقیقت کو کب سمجھیں گے۔ اپنی رقم نبوت بینک کو بھیج بھیج کر جہنم خرید رہے ہیں۔ کتنی اچھی تجارت مہیا کر گیا۔ مرزا قادیانی اپنے خاندان کے افراد کے لئے جو کبھی بھی فلاپ نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ جب تک ظفر اللہ خان نمبر ۲ (عبدالسلام) موجود ہے اس وقت تک مرزا طاہر کے اس جھوٹی نبوت کے بینک کو کبھی خسارہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ خود اپنے حرام خور دادا جان مرزا قادیانی کا سود خور پوتا ہے۔ اپنے دادا کے خون کا اثر اس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ مرزا قادیانی کی حرام کھانے کی عادت کو اس طرح پہچانا جا سکتا ہے کہ اس شخص نے مرزا قادیانی کو لکھا کہ اس کی بہن رنڈی تھی جو اب مر گئی ہے اس نے اپنے پیچھے اپنی زنا سے کمائی ہوئی بہت بڑی رقم چھوڑی ہے۔ اس رقم کا کیا کیا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس کو لکھا کہ یہ پیسہ خدمت اسلام میں لگایا جا سکتا ہے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں اس وقت لکھا کہ مرزے نے وہ پیسہ منگوایا اور منگوا کر کھایا۔ اتنا ناپاک

باقی صفحہ ۲۶ پر

ایک مضمون جس کا عنوان قارئین خود تجویز کریں

حکیم میر محمد ربانی، ہمیراں (رحیم یار خان)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نام کے تیرہ سو (۱۳۰۰) اعداد نکال کر اپنے آپ کو بجائے تیرھویں صدی کے چودھویں صدی کا مجدد، مہدی اور مسیح موعود ظاہر کیا۔ حالانکہ اُس کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق تیرھویں صدی کے مجدد و مہدی وغیرہ ہونے کا مدعی بننا تھا، لیکن چونکہ یہ شخص فی الواقع کاذب و غیر صادق تھا اس لیے اس نے شروع شروع میں کاذبین و دجالین کی مانند الٹی گنگا بہا کر اپنے آپ کو چودھویں صدی کا مہدی و مسیح ظاہر کیا۔ اس پر جب بعض علماء و سادات نے نکتہ چینی کرتے ہوئے اعتراض کیا تو یہ شخص سب و شتم اور غلیظ قسم کی گالی گلوچ پر اتر آیا تاکہ جارحین و معترضین کو مرعوب و مغلوب کیا جا سکے۔ چنانچہ آج میں اس ایک غلیظ قسم کی گالی پر کلام کرتا ہوں جو ایک عربی شعر پر مشتمل ہے۔ اور اسکی کتاب نجم الہدیٰ میں درج ہے۔ اور وہ شعر معہ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

اِنَّ العِدیٰ صَارُوْا خَنَازِیْرَ الفَلا
وَنِسَاءُھُمْ مِنْ دُوْنِھِنَّ الاَکْلُبُ

ترجمہ بلاشبہ میرے دشمن جنگل کے سُور بن گئے اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بدتر ثابت ہوئی ہیں۔

جواب اوّلاً یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے شعر بالا کو اپنی کتاب نجم الہدیٰ میں درج کر کے واضح کیا ہے کہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور علماء و فضلاء اور سادات کرام کو خصوصاً سب و شتم کرنا اور بازاری گالیاں دینا بھی اس کے نزدیک کار ہدایت اور عمل سعادت ہے حالانکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ

لَا یَکُوْنُ المُؤْمِنُ سَبَّابًا وَّلَا فَحَّاشًا

ترجمہ: مسلمان آدمی شاتم اور بکواسی نہیں ہوتا

چونکہ مرزا قادیانی کا مذکورہ بالا شعر ایک گالی اور فحش بکواس پر مشتمل ہے۔ اس لیے اُس کا خود گفتہ شعر اُس کو مہدی و مسیح اور مجدد کہنے سے کلیۃً انکاری ہے۔ بلکہ اُس کو ایک عام مسلمان کہنے سے بھی گریزاں اور لرزہ براندام ہے۔

جواب ثانی یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے اسی شعر مذموم سے خود کو بھی جنگل کا سُور اور بدتر کتیا کہہ گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی دراصل ایک خنثیٰ مشکل آدمی تھا اور خنثیٰ مشکل آدمی وہ ہوتا ہے جس میں مرد و زن کی دونوں راہیں موجود ہوں۔ چنانچہ یہ شخص مرد و زن کا مرکب تھا۔ اور دونوں راہوں کا حصہ دار تھا یہی وجہ ہے کہ اُس کا ملہم اُس کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے ظاہر کرتا ہے۔

یَا اَحْمَدُ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ : ترجمہ۔ اے احمد تُو اور تیری بیوی بہشت میں رہائش رکھو۔ (مذکری الہام)

یَا مَرْیَمُ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

ترجمہ: اے مریم! تُو اور تیرا شوہر بہشت کے ساکن ہو (تانیثی الہام)

ان حالات میں جب اُس کا ملہم اُس کو احمد اور مریم کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ مرزا جی کے اندر بقول ملہم تذکیر و تانیث کی دونوں صفات موجود تھیں۔ اور وہ صحیح طور پر خنثیٰ مشکل تھا۔ اب ان دونوں صفات کے پیش نظر شعر بالا کی تشریح سنیے۔

شعر بالا کے فقرہ "صَارُوْا خَنَازِیْرَ الفَلا" کا واحد فقرہ "صَارَ خِنْزِیْرُ الفَلا" ہے۔ اور معنی یہ ہے کہ وہ خود جنگل کا سُور بن گیا اور پھر اسی واحد فقرہ کے اعداد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں جیسا کہ غلام احمد قادیانی کے اعداد بھی پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں۔ بنا بریں مرزا نے اپنے شعر بالا کے مصرعہ اوّل میں بظاہر مسلمان علماء و سادات کو خنازیر الفلا اور جنگل کے سور کہا ہے۔ بباطن خود کو بھی خنزیر الفلا اور جنگل کا سور کہہ گیا ہے۔ اور پھر لفظ خنزیر عربی لغات میں مذکر و مؤنث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا مرزا جی خنثیٰ مشکل ہونے کی وجہ سے بقول خود خنزیر بھی ہے اور خنزیرہ بھی ہے۔

اور یہ شخص دوسرے مصرعہ میں مسلمان عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہتا ہے۔ لیکن اعداداً یہی شخص "کَلْبَۃُ الاَغْیَار" یعنی اغیار کی کتیا ثابت ہوتا ہے کیونکہ "غلام احمد قادیانی" اور "کلبۃ الاغیار" کے اعداد یکساں اور برابر ہیں۔ جو پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں۔ جاننا چاہیے کہ یہ شخص یہاں بحساب اعداد صرف کتیا ثابت ہو کر وضاحت کرتا ہے کہ اس میں تانیثی وصف غالب تھا اور تذکیری وصف مغلوب تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے تمام عمر اپنے آپ کو اسی طرح انگریزوں کا غلام و خادم رکھا، جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کی وفادار اور خدام ہوتی ہیں۔

ہاں! دوسرے مصرعہ کا یوں بھی جواب ہو سکتا ہے کہ مرزا جی نے مسلمان عورتوں کو کتیاں یا کتیوں سے بدتر کہا ہے۔ اور اعداداً اس کی ماں "چراغ بی بی" بھی کلبۃ الاغیار ہے کیونکہ دونوں کے اعداد یکساں ہیں۔ جو پورے تیرہ صد (۱۳۰۰) ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ ایک کتیا نے ایک خنزیر کو جنم دیا یا ایک خنزیر ایک کتیا سے متولد ہوا۔ سچ ہے کہ

مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ یعنی جو کسی کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ اس میں گرتا ہے۔

چاہ کن را چاہ در پیش

بنزیر بات بھی پیش نظر ہے کہ مرزا قادیانی نے ضمناً اور بالباطن اپنے اسی شعر کے اندر خود کو خنزیر بنانا اس لیئے اختیار کیا ہے کہ خنزیر کے اندر تین برائیاں خاص طور پر موجود ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عوام الناس کے کاشتہ فصلات کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ وہ بے غیرت اور حمیت ہوتا ہے جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے۔ اور تیسری یہ کہ وہ نجس العین اور سرتاپا نجاست ہے۔ اور مرزا جی کے اندر ان تینوں صفات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور موجود تھا۔ کیونکہ اس نے اسلام کے کاشتہ تین اہم مسائل (ختم نبوۃ، جہاد سیفی اور حیات مسیح) کے اندر اپنے کھلی کھاتم کے ذریعے غلط تاویلات اور ناروا تعبیرات کو استعمال کر کے ایک پریشان کن فتنہ برپا کر دیا۔ اور مسلمانوں کے درمیان افتراق و انتشار کو پیدا کیا اور پھر اس میں بے حمیتی اور بے غیرتی بھی کوٹ کوٹ کر بھری تھی، کیونکہ اس نے مسلمانوں کے خلاف منشاء انگریزی حکومت کا ساتھ دیا اور تحریک آزادی کے حامیان کی مخالفت کی۔ اور پھر اس نے خنزیر خور انگریز کی اطاعت کو نصف اسلام کہا اور اپنی بنیاد کردہ جماعت کو انگریزی فوج کا نام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ "غلام احمد قادیانی" اور فقرہ "یَجْلِسُ عَلٰی اَعْرَاضِ اللّٰہ" اعداد برابر ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ خنزیر کی تینوں برائیاں اختیار کرنے والا آدمی قطعاً پاک و صاف نہیں بن سکتا، بلکہ ایسا آدمی خدا تعالیٰ کی زمین پر ایک نجس اور ناپاک وجود قرار پاتا ہے (اعاذنا اللہ من ھذہ الرذائل)۔

نوٹ: جاننا چاہیے کہ زیر بحث شعر کے اندر لفظ "اَلْعِدیٰ" اگرچہ عام اعداء کا مفہوم رکھتا ہے مگر اس سے مراد مسلمان علماء و سادات ہیں، کیونکہ وہ غیر مسلموں کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا تھا بلکہ وہ صرف مسلم سادات و علماء کو اپنا شدید ترین دشمن کہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں صاف کہہ دیا ہے کہ

کُلُّ مُسْلِمٍ یَقْبَلُنِیْ وَیُصَدِّقُ دَعْوَتِیْ اِلَّا ذُرِّیَّةَ الْبَغَایَا ترجمہ: حرامزادوں کے علاوہ سب

باقی صفحہ ۲۶ پر

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

قادیانیوں کے وکیل

پیام شاہجہانپوری کے نام کھلا خط

فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا۔ ملتان

آپ کا یہ فرمانا، کہ ڈیرہ غازی خان میں مرزائی فرقہ کی چار نعشوں کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دیا اور میر منہ مرزائی کی اپنی تعمیر کردہ مسجد سے اس کی نعش کو نکلوا دیا گیا۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ جب مرزائیوں نے اپنا نبی، اپنی خلافت، اپنی نمازیں، اپنے جنازے، اپنے رشتے و ناطے مسلمانوں سے علیحدہ کر لیے ہیں، تو خواہ مخواہ ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن ہونے کا شوق کیوں ہے، جب کہ قادیان میں سب سے پہلے مرزائیوں نے مسلمانوں کی نعشوں کو اپنے قبرستان سے نکال کر اس رسم کا افتتاح کیا۔ اب جبکہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے ان کا اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا فتنہ و فساد کو ہوا دے کر پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے یا نہ؟ پھر پاکستان گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی تھی اور یہ ۱۹۷۶ء میں ہو گئی تھی کہ مرزائیوں کو علیحدہ مرگھٹ الاٹ کر دیئے جائیں۔ سو پاکستان گورنمنٹ سرکاری اراضی سے ان کے درخواست دینے پر ان کو اپنے مرگھٹ کے لیے زمین الاٹ کر دیتی ہے، تو مرزائیوں کا اتنی سہولتوں کے باوجود اپنے مرگھٹوں کو الاٹ نہ کرانا یا اپنے مرگھٹوں کی بجائے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردوں کو دفن کرنا سراسر ظلم اور ستم ہے یا نہ؟ آپ ان ظالموں کو ظلم سے روکنے کی بجائے ان کے ظلم کو مظلومیت کا لبادہ پہنا کر اپنی حقیقت لوگوں پر منکشف کر کے کوئی عمدہ کردار ادا نہیں کر رہے ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض گزار ہوں کہ کیا قادیانی کسی مسلمان کو اپنے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی اجازت دیتے ہیں؟ اگر آپ کو شک ہے تو آپ مر کر دیکھ لیں مرزائی آپ ایسے وکیل کو بھی اپنے بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں کریں گے۔ تو ان حالات میں کیا مسلمان اپنے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے ایک پاکستان و اسلام دشمن اقلیتی منصر گروہ کو قانون شکنی سے باز رکھ کر اپنے ملک کے قانون کا تحفظ کرتے ہیں، تو آپ کیوں سیخ پا ہوتے ہیں۔

میں یہ حقیقت آپ پر اور آپ کے موکل قادیانیوں پر واضح کر دینا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں کہ اگر قادیانی پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کی غرض سے قانون کا منہ چڑا کر اپنے مردوں کو مسلمانوں کے مقبروں میں دفن کریں گے تو اس قانون شکنی کو مسلمانوں نے نہ پہلے برداشت کیا ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ باقی جہاں تک آپ کا یہ کہنا ہے کہ قیصرانی قصبہ بشیر گاہ ڈیرہ غازی خان میں میر منہ حق دار نے اپنے سرمایہ سے خود مسجد تعمیر کرائی تھی، یہ بات کی خبر صحیح نہیں، اس مسجد کی زمین وقف شاملات ہے، میر منہ جب مسلمان تھا اس زمانہ میں مسلمانوں کے مشترکہ سرمایہ و چندہ سے بنوائی تھی حتیٰ کہ اب تک اس جگہ کا مالک زندہ ہے جہاں سے اینٹیں آئی تھی اور اس مسلمان نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے اینٹیں بھی چندہ میں دی تھیں۔ اس زمانہ سے کر تا حال یہ مسجد مسلمانوں کے پاس ہے بعد میں میر منہ مرتد ہوا تو ظاہر ہے کہ اس کے ارتداد اختیار

کر کے مرزائی ہونے سے مسجد مرزائی نہیں ہو گئی تھی۔ اس میرٹ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کے لیے وصیت کی ہوئی تھی۔ مگر جائیداد کا دسواں حصہ بہشتی مقبرہ کے مردہ ٹیکس سے بچنے کے لیے اس کے قادیانی بیٹوں نے اسے اہل اسلام غریب دیہاتیوں کی مظلومیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر محض دھونس و دھاندلی سے اسے مسلمانوں کی مسجد میں دفن کر دیا جس پر مسلمانوں کے احتجاج اور قربانی کے باعث مرزائیوں کو یہ روز بھی دیکھنا پڑا۔

۳۔ "قادیانی عبادت گاہ کوئٹہ کا محاصرہ اور شکل و ہیئت تبدیل کرانے کا مطالبہ۔ حالانکہ مرزائی گولی چلاتے تو لاشوں کے انبار لگ جاتے۔"

مکرمی! جب قادیانی عالم اسلام کے مسلمانوں اور پاکستان کے قانون کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں تو انہیں اپنی عبادت گاہوں کی شکل و ہیئت مسلمانوں جیسی رکھنے پر کیوں اصرار ہے۔ پھر قوم کے کچھ شعائر اور اصطلاحات ہیں۔ "قومی ورثہ یا مذہبی اصطلاحات کے طور پر وہ اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان شعائر و اصطلاحات کو اگر ایک غیر مسلم استعمال کرتا ہے تو یہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں کھلی اور بے جا مداخلت ہے۔ جس طرح آپ نے اپنے مضمون میں بار بار یہ رونا رویا ہے کہ مرزائیوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت اقوام متحدہ کے چارٹر کے دستخطوں کے منافی ہے کیا اسی طرح آپ مسلمانوں کو بھی یہ حق دیں گے کہ مرزائی ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں ان شعائر و علامات کو ٹریڈ مارک استعمال میں لا کر مسلمانوں کے حقوق کو پامال نہ کریں۔ پندرہ روزہ "تقاضے" کا ڈیکلریشن آپ کے نام ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی آپ کے نام رجسٹریشن کے بعد کسی اور کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس نام کا پرچہ شائع کرے۔ چودہ سو سال سے یہ علامات مسلمانوں کے لیے مختص ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی شکل و ہیئت مسلمانوں کے لیے خاص رجسٹریشن ہے اگر آج تک چودہ سو سال میں کسی غیر مسلم ہندو و سکھ، عیسائی، یہودی کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ غیر مسلم ہو کر ان شعائر کو اپنے شعائر بنائے تو مرزائیوں کو ایک غیر مسلم کمیونٹی ہوتے ہوئے ہم مسلمان کیسے یہ حق دے سکتے ہیں۔ مرزائی جب تک از خود اپنے آپ کو مسلمانوں کے حقوق میں مداخلت اور مذہبی معاملات ڈاکہ و چوری ایسے مکروہ فعل سے باز نہیں رکھتے اس وقت تک ایسے حالات و واقعات کا اعادہ ایک قدرتی امر ہے۔ آپ کو بلوچستان کے مسلمانوں کا کوئٹہ میں مظاہرہ تو یاد ہے مگر یہ یاد نہیں کہ سارے ملک کی بجائے صرف کوئٹہ میں اس طرح کا واقعہ ہونا اپنے پیچھے ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ روس کی طرح مرزائیوں کے توسیع پسندانہ خود غرضی کے باعث ایسا ہوا ہے ایسے حالات واقعات کا بیج خود مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۹۴۸ء میں بو یا تھا جب اس نے کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے مرزائیوں کو کہا تھا کہ بلوچستان کے صوبہ کو "احمدی سٹیٹ" بنا لو۔ اس کے توسیع پسندانہ مکروہ عزائم اور حکومت کرنے کے نشہ نے اس فرقہ کے خلاف نفرت کا بیج بو دیا تھا۔ آج وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ تو اب ایسے وحشت کیوں؟

(اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست)

باقی رہا آپ کی یہ دھمکی کہ اگر مرزائی گولی چلاتے تو لاشوں کے انبار لگ جاتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے پاس اسلحہ ہے۔ یہی وہ غیر قانونی اسلحہ اشتعال کا باعث ہے فرقان بٹالین توڑتے وقت تمام تر اسلحہ انہوں نے حکومت کو واپس نہ کیا تھا۔ آپ نے بین السطور ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کر دی کہ ہر مرزائی کا گھر اسلحہ کا ڈپو بنا ہوا ہے۔ "اگر وہ گولی چلاتے" آپ کا یہ مشورہ مرزائیوں کو مبارک ہو انہوں نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا۔ آج پورے ملک میں رسوا ہو رہے ہیں۔ ان کی جماعت کا سربراہ ان سب کو یتیم چھوڑ کر باہر دربدر کی خاک چھان رہا ہے۔ آپ سے میری اخلاص بھری درخواست ہے کہ آپ ضرور مرزائیوں کی یہ خدمت کریں۔ انہیں حکومت سے مسلمانوں سے تصادم کا سبق دیں۔ تاکہ وہ جلد اپنے انجام کو پہنچیں۔ آپ نے یہ مشورہ دے کر ملک میں خانہ جنگی کا سگنل دیا ہے تو غیر ملکی منصوبوں کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے آپ کی مساعی پر کروڑ بار نفرتیں بھیجتے ہوئے اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ملک دشمن عناصر کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملاتے ہوئے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔

"اگر اس جملہ سے کہ لاشوں کے انبار لگ جاتے۔" آپ مسلمانوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے اس پر ہزاروں زندگیاں قربان۔ گولیوں کی بوچھاڑ سے اس مسئلہ سو اس جذبہ کو ٹھنڈا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دس ہزار مسلمانوں کو ۱۹۵۳ء کی تحریک میں بھون کر مرزائی اور مرزائی نواز اس تحریک کو ختم نہیں کر پائے تو اب وہ ہمیشہ کے لیے یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کی گولیاں ختم ہو سکتی ہیں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر قربان ہونے والے سینے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

۴۔ "مسلمان علماء نے مرزا پر کفر کا فتویٰ جاری کیا مگر کسی نے یہ نہ کہا کہ ان کی عبادت گاہ کی ہیئت تبدیل کی جانی چاہیے۔"

آپ حقائق کو مسخ کریں تو آپ کا مقدر۔ کافروں کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کا حق دیں تو آپ کی مرضی مگر آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ نہ صرف مرزا کے زمانہ کے علماء نے بلکہ چودہ سو سال سے ملت محمدیہ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں ایسے شعائر کو استعمال نہیں کر سکتا۔

۵۔ "سکھر میں دو مرزائیوں کو قتل کر دیا گیا۔"

مجھے اس فتنہ کی تفصیلات کا علم نہیں مگر کیا آپ

نے اس عنوان پر نہیں سوچا کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اس قسم کے سانحات کے اصل ذمہ دار وہ شخص وہ طبقہ یا وہ گروہ ہے جس نے اس قسم کے حالات پیدا کیے نفرت وعداوت کا بیج مرزائیوں نے بویا تھا۔ اب اس کی فصل پک گئی ہے۔ اے کاش خداوند کریم انہیں عقل دے کہ وہ ایک شریف شہری کی طرح کا وقت گزاریں۔ تخریب کاری سازش سے جن کا خمیر اٹھایا گیا ہو ان سے امن کی توقع رکھنا عبث ہے۔

۶۔ مظلوموں کو قتل کرنا بڑا خطرناک فعل ہے۔ کہیں خدا کا عذاب نازل نہ ہو جائے۔۔

مجھے آپ کے پہلے جملے سے سو فیصد سے بھی زیادہ اتفاق ہے کہ واقعتہً مظلوموں کو قتل کرنا بڑا ہی خطرناک فعل ہے۔ جنہوں نے قادیان میں مظلوموں کے گھروں کو جلایا، ان کی بچیوں بیٹیوں کی عزتوں کو پامال کیا۔ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار، مظلوم لوگوں کو بولنے کی پاداش میں بائیکاٹ کی سزائیں۔ قتل کرنا اور کرانا جن کی گھٹی میں پڑا تھا۔ دھونس دھاندلی، قتل و غارت، بائیکاٹ اور مظلوموں کی عزت و ناموس کو برباد کرنے کا مذموم دھندہ انہوں نے آکر ربوہ میں بھی ترک نہ کیا۔ آج ان مظلوموں کی آہیں رنگ لا رہی ہیں انہوں نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کر کے اس کے بچوں کو بے سہارا کر دیا اس کی بوڑھی والدہ کی اس صدمہ سے آنکھوں کی بینائی متاثر ہوئی۔ انہوں نے ساہیوال میں گولی چلا کر دو مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ سکھر جامع مسجد منزل گاہ میں دو مسلمانوں کو عین حالت نماز اور روزہ میں شہید کیا۔ ساہیوال کے ایک دیہات میں نعمت اللہ نامی ایک مسلمان کو شہید کیا۔ میرپور میں ایک مسلمان کو شہید کیا یہ واقعہ بڑے خطرناک فعل تھے۔ جو مرزائیوں کے ظلم اور مسلمانوں کی مظلومیت کی داستان چھوڑ گئے۔ مگر مجھے آپ کے اس جملے سے کہ کہیں خدا کا عذاب نہ نازل ہو جائے،،

اختلاف ہے عذاب نہ نازل ہو جائے نہیں بلکہ عذاب نازل ہو گیا۔ کہ آج پوری دنیا میں مرزائی ظالم اور مرزائی نواز سفاک روح کے سرطان کا شکار ہیں۔ قدرت نے ان کے سکون کو غارت کر دیا ہے۔ آج ان کا سربراہ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے یہ سب اس عذاب خداوندی کا نتیجہ ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔

۷۔ مولانا ابوالکلام اور دوسرے رہنماؤں نے مرزائیوں کو مسلمان کہا۔ بھلا سوچیے کہ مولانا ابوالکلام انگریز کے بدترین دشمن اور مرزائی حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا۔ آگ و پانی کا کس طرح ملاپ ہو سکتا ہے۔ دراصل وجہ یہ ہے کہ کچھ مسلمان رہنما جن پر مرزائیت کی حقیقت منکشف نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے ان ظاہری پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر تحسین کے چند جملے کہے۔ مگر جب ان پر حقیقت منکشف ہو گی تو وہ باقی مسلمانوں کی طرح اہل اسلام کے ہمنوا ہو گئے۔ جیسا کہ خود علامہ اقبال مرحوم نے پہلے مرزائیوں کی کشمیر کمیٹی شامل تھے مگر جب پتہ چلا تو نہ صرف یہ کہ کشمیر کمیٹی سے مرزائیوں کو نکلوایا بلکہ سب سے پہلے مرحوم نے مرزائیوں کے غیر مسلم اقلیت کا حکومت سے مطالبہ کیا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے تلخ نوائی سے معاف رکھیں گے مرزائیت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس سے دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ ان کی حمایت کرنے کی کوئی واردات دیکھ کر خون کھول اٹھتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے دشمنوں کی وکالت یہی وجہ ہے کہ ہمارے لیے مرزائی اتنے خطرناک نہیں جتنے کہ مرزائی نواز۔ اے کاش اللہ تعالیٰ آپ کو اس جرم سے توبہ کی توفیق بخشیں۔

اللہ وسایا

شیزان

گستاخانِ رسول قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشقِ رسول کا فرض ہے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

اس مضمون کو شائع کرنے کا ہم بہت پہلے اعلان کر چکے تھے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر یہ شائع نہیں ہو سکا۔ اس شمارہ سے یہ سلسلہ وار شروع کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون میں قرآن و حدیث اور مرزا قادیانی کی کتب سے مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ پر مفصل بحث کے علاوہ قادیانی اعتراضات کے جوابات سوال و جواب کے انداز میں دیئے گئے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین اسے پسند فرمائیں گے۔ (محمد حنیف)

آیت خاتم النبیین کی پہلی تفسیر

گزشتہ ادوار میں یہ معمول رہا کہ نبوت نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتی رہی۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ اور پوتے حضرت یعقوبؑ۔ اسی طرح داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ اور حضرت زکریاؑ کے بیٹے یحییٰؑ۔

حضرت زید بن حارثؓ کو جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لوگ زید بن حارث کی بجائے زید بن محمدؐ کے نام سے پکارنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سابقہ دستور کے مطابق نبوت جاری ہونے کا وہم نکل جائے۔ لہٰذا فرمایا۔

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

یعنی انہیں ان کے باپ کے نام سے پکارو۔

" الاحزاب "

پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

" احزاب ۴۰ "

مطلب: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں۔ لہٰذا ان کے بعد کسی کے نبی بننے کا وہم دل سے نکال دو۔ ہاں البتہ یہ خود صاحب شریعت رسولؐ ہیں۔ اور شریعت کو خود مکمل کرنے والے ہیں۔ انہیں کسی معاون نبی کی بعد میں ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے صاحب شریعت انبیاءؑ کے بھی آخری نبی ہیں۔

نوٹ: نبی اور رسول میں بھی فرق ہے۔ رسول وہ ہوتا ہے جو نئی شریعت اور کتاب لائے۔ مثلاً عیسیٰؑ جن پر انجیل نازل ہوئی اور نبی وہ ہوتا ہے جو نئی شریعت یا کتاب نہ لائے بلکہ وہ کسی صاحب شریعت نبی کا تابع ہو۔ مثلاً حضرت ہارونؑ جو شریعت موسوی کے تابع تھے۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسولوں کے ہی نہیں بلکہ غیر صاحب شریعت نبیوں کے بھی آخری رسول ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔ چونکہ ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے نبی کی نفی سے رسول کی نفی خود بخود ہو گئی۔ آیت میں النبیین کا لفظ قابل غور ہے۔

آیت خاتم النبیین کی دوسری تفسیر

حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی تو حضرت زینبؓ کا نکاح اللہ کے حکم کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس پر لوگوں نے کہا، دیکھو جی! انہوں نے اپنی بہو سے شادی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا۔

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکنْ رسولَ اللّٰہ وخاتم النبیین۔

یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول روحانی باپ ضرور ہیں۔ اور آخری نبی ہیں اور چونکہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں بننے کا جو تمہیں ہر حکم پر عمل کر کے دکھا دے گا اس لیے سارے کام انہوں نے اکیلے کر دکھائے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اپنے منہ بولے بیٹے کی طلاق شدہ بیوی سے نکاح کر کے دکھا دیا۔

آیت کی تفسیر لغت سے

۱۔ لغت کی تمام کتابوں میں "خاتم النبیین" کے معنی خاتم اور آخر وغیرہ لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں لسان العرب، المحکم لابن السیدہ، تہذیب الازہری، تاج العروس اور لغت کی سب سے بہترین کتاب مفردات القرآن میں علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

خاتم لانہ ختم النبوۃ ای تممہا بمجیئہ

ترجمہ: خاتم النبیین اس لیے کہ آپؐ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آکر نبوت کو تمام فرمایا۔

۲۔ خاتم کے معنی مہر، نگینہ، انگوٹھی، آخر، گھوڑے کے پاؤں کی سفیدی بھی ہیں۔

۳۔ اور جب خاتم کی اضافت کسی جماعت کی طرف ہو تو یقیناً اس جماعت کا آخری مراد ہوتا ہے مثلاً خاتم المہاجرین، مہاجرین چونکہ جماعت ہے اسی لیے معنی ہوئے آخری مہاجر نہ کہ مہاجرین کی مہر۔

۴۔ ایک قرأت خاتم "ت کے زیر سے" کی بھی ہے۔ یہ اسم فاعل ہے اور معنی بالاتفاق آخری ہیں تو "خاتم النبیین" میں بھی معنی آخری ہوں گے تاکہ قرأت کے اختلاف سے معنی میں اختلاف پیدا نہ ہو۔

خاتم کے معنی مرزا قادیانی کی نظر میں

۱۔ مرزا صاحب اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ نمبر ۱۵۶ پر لکھتے ہیں کہ "ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر یہ تمام کمال دورہ آدمیت ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔"

جس طرح مرزا قادیانی کے نزدیک خاتم الاولاد کے معنی یہ ہیں کہ اس کے بعد عورت کے پیٹ سے کوئی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح خاتم النبیین کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ کے بعد کوئی نبی عورت کے پیٹ سے پیدا نہ ہو۔ "میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا" (تریاق القلوب صفحہ ۳۰۰)

پس مرزا قادیانی کی نظر میں بھی خاتم کے معنی آخری کے ہیں

۲۔ جس طرح ان کے بہن بھائی خواہ زندہ ہوں یا مردہ یہ آخری ہیں۔ اسی طرح انبیاءؑ میں سے عیسیٰؑ اور ادریسؑ زندہ ہوں یا باقی انبیاء وفات پا چکے ہوں بہرحال معنی آخری ہی ہوں گے۔

مہر "ختم" کے معنی قرآن میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ

اللہ نے مہر کر دی ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر۔ اس کا نتیجہ اس سے پہلی آیت میں بیان فرمایا۔

سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَ اَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ٥

برابر ہے ان پر آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

تو اس مہر سے مراد ایسی مہر ہوگی جس کے لگ جانے کے بعد نہ تو حق کی بات ان کے دلوں اور کانوں میں پڑ سکتی ہے اور نہ ہی ان کے دلوں میں ٹھونسا گیا کفر باہر ہی نکل سکتا ہے۔ پس پھر مہر نبوۃ ایسی مہر ہے کہ اس کے لگ جانے کے بعد انبیاءؑ کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کی تشریح آگے احادیث میں آئے گی۔ اگر اس سے مراد مرزا قادیانی والی مہر لی جائے تو پھر آپ کو فاتح النبیین ہونا چاہیے تھا۔ "نبوت کا دروازہ کھولنے والا"۔

اروحُ وَقَدْ خَتَمْتَ عَلٰی فُؤَادِیْ
بِحُبِّکَ اَنْ یَّحُلَّ بِہٖ سِوَاکَا

میں اس طرح چلتا ہوں کہ تو نے میرے قلب پر محبت کی مہر کر دی تاکہ اس میں تیرے سوا کوئی داخل نہ ہو۔

انبیاءؑ کی ضرورت نہ رہی

گذشتہ صاحب شریعت انبیاءؑ کی پیروی میں نبی آیا کرتے تھے جو انہی کی شریعت پر عمل کرتے تھے لیکن ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ کسی اور دوسرے نبی کی مدد کے بغیر دین مکمل کرنے کے لیے کافی ہیں۔ وہ کام جو تمام انبیاء مل کر بھی نہیں کر سکتے وہ آپ اکیلے کر سکتے ہیں

جو کمالات سارے رسولوں میں ہیں
وہ سارے محمدؐ اکیلے میں ہیں

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو اکیلے مکمل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے دین کے مکمل ہونے کا اعلان فرمایا:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ٥

"آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی"۔ اب کوئی نبی آ کر کیا کرے گا جب کہ دین مکمل ہو چکا اور نعمت جو ہمارے حصے میں تھی بخوبی مل چکی۔

آیات کی تفسیر قرآن مجید میں

حضرت ابراہیمؑ کی دعا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رَسُوْلًا ٥

یعنی اے اللہ امت مسلمہ میں ایک عظیم الشان رسول بھیج۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا۔

ابراہیمؑ نے یہ فرمایا ہوتا کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رُسُلًا۔ یعنی اللہ ان میں بہت سے نبی اور رسول بھیج۔ یہ ہرگز نہ فرمایا بلکہ صرف ایک رسول مانگا

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ٥

یعنی وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول سیدھی راہ پر اور سچے دین پر۔ تاکہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور کافی اللہ حق ثابت کرنے والا ہے۔

قرآن مجید میں تقریباً ایک سو آیات ہیں جو اس آیت کی تشریح کرتی ہیں۔

آیت کی تفسیر و تشریح حدیث میں

حدیث:۔

سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّہُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ٥ " بخاری، مسلم، ابوداؤد

ترجمہ: میری امت میں تیس نبی ہوں گے۔ سب کذاب ہوں گے۔ ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث میں مندرجہ ذیل فرمان ہیں۔

۱۔ میری امت میں سے تیس نبی ہونگے مگر سب کے سب کذاب ہونگے۔ یہ نہ فرمایا کہ کچھ کذاب ہونگے اور کچھ سچے ہونگے۔ سچوں کی پیروی کرنا اور کذابوں کو جھٹلانا بلکہ یہ فرما کر جھگڑا ہی ختم کر دیا کہ سارے کے سارے کذاب ہوں گے۔ ہوشیار رہنا۔

۲۔ سب کے سب میری امت میں سے ہوں گے کہ میرے امتی ہونے کا دم بھی بھر رہے ہوں گے اور لوگوں کو میری نسبت سے دھوکا دیں گے۔

۳۔ ان کے جھوٹا ہونے کے لیے صرف اور صرف ان کا دعویٰ نبوت ہی کافی ہے اور کوئی دلیل نہیں۔

۴۔ خاتم النبیین کی تفسیر یہ فرمائی کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد نبوت ختم ہو گئی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۵۔ اگر خاتم سے مراد وہ مہر ہوتی جو مرزائی لیتے ہیں تو ان کے بعد کئی نبی ہو سکتے تھے جو اس مہر سے تیار ہوں مگر اس کے برعکس فرمایا کہ میرے بعد کوئی نہیں۔

لانبی بعدی کی تشریح انگریزی دانوں کیلئے

لا نفی کے لیے ہے جس کے معنی NOT نبی نکرہ ہے۔ معنی ہوئے A اور نبی واحد بھی ہے معنی ہوئے SINGLE اور نبی کے معنی PROPHET۔

لانبی بعدی کے معنی ہونگے

NOT A SINGLE PROPHET AFTER ME

لا نفی جنس کا ہے جو نکرہ پر داخل ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ میرے بعد یہ جنس ہی ختم ہے۔ ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے چونکہ نبی عام ہے خواہ وہ صاحب شریعت

یاکسی کا تابع ہو اور رسول خاص ہے۔ اس لئے لا نبی بعدی میں مطلق نبی کی نفی فرمادی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ کیونکہ یہ تو مطلق نبی کی قسمیں ہیں اور جب سرے سے مقسم ہی نہ رہا تو قسمیں کہاں متحقق ہو سکتی ہیں۔ اقسام کا بدون مقسم کے اور افراد کا بدون کلی کے پایا جانا محال ہے۔

"مولانا ادریس کاندھلوی"

(جاری ہے)

بقیہ : نبوت کے بنکے

جیسا کوئی اور ہوس کتا ہے؟ اس سے مرزے کے ناپاک رنڈیوں سے تعلقات واضح ہوتے ہیں کیونکہ رنڈی کی بھائی کو کوئی اور کیوں نظر نہیں آیا۔ مرزا ہی کیوں دکھائی دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ مرزا ایسی رنڈیوں سے پہلے بھی وصال کرتا ہوگا بس کبھی کبھا کوئی بات افشاں ہو ہی جاتی ہے۔ یہ ایک بات افشاں ہو کر مولانا محمد حسین بٹالوی تک پہنچی اور انہوں نے ہم تک پہنچائی۔ یہ ان کا امت محمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے۔ تو ذکر تھا مرزا عبدالسلام قادیانی کا یہ شخص اپنی جماعت کے لیے کام کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ اس کا محاسبہ کر کے نبی کریم کے ساتھ محبت کا ثبوت دے۔ آپ پانچ ارب ڈالر کے سود کا اندازہ کریں حساب لگانے پر معلوم ہوگا کہ اتنی بڑی رقم کا کچھ حصہ پاکستان میں بھی تخریبی کاروائیوں پر خرچ ہو رہا ہوگا اور قادیانی پوری قوم کو صرف قادیان چاہیے جو کہ جہنم کا حصہ ہے اس دنیا میں۔ یہ وہی شخص ہے جب پاکستان کی حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا تو اس شخص نے اپنا پاکستانی پاسپورٹ تبدیل کروا لیا تھا اور کہا تھا کہ اس ملک نہیں جاؤں گا جو احمدیوں کو غیر مسلم کہتی ہے اور پھر ملک میں آیا۔ بڑی عجیب بات ہے۔ اس سے قادیانیوں کے ابن الوقت ہونے کا پتہ بھی چلتا ہے۔

بقیہ : بلا عنوان

مسلمان مجھے قبول کریں گے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کریں گے۔ اگر بالفرض محال مان لیا جائے کہ لفظ "الہ دی" عام ادا کا مفہوم رکھتا ہے تو پھر بھی اس کے

نہ ماننے والے مسلمان اس کے عام اعداد قرار پاتے ہیں اور شعروالی گالی کی زد میں آتے ہیں۔ بنابریں اس گالی کی زد کو رفع کرنا ہمارا اولین فرض ہے جسے ہم نے احسن طریقے سے ادا کر دیا ہے۔ اور مرزا قادیانی کی گالی خود اسی پر لوٹ رہی ہے اور اس کے چھوڑے ہوئے تیر کا نشانہ خود اسی کے سینہ کو پا رہا ہے۔

بقیہ : آپ کے مسائل

عطر لگانے کا طریقہ

محمد شعیب، کراچی

س: عطر لگانے، سرمہ لگانے کا سنت طریقہ معلوم کرنا ہے۔ اور روٹی کھانے کے وقت چار ٹکڑے کر کے کھانا چاہیے یا بغیر ٹکڑے کیے ہوئے کھانا چاہیے۔ نیز یہ کہ کون سی ایسی کتاب ہے۔ جس میں مکمل سنتیں درج ہوں

ج: عطر لگانے کا خاص طریقہ مسنون نہیں، سرمہ لگانے میں معمول مبارک یہ تھا کہ دائیں آنکھ میں ایک سلائی پھر بائیں میں پھر دائیں میں اس طرح دائیں آنکھ سے شروع کرتے اور دائیں پر ہی ختم کرتے۔

روٹی کے چار ٹکڑے کرنے کی سنت میرے علم میں نہیں "اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی کی تالیف ہے۔ اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ اسی طرح "خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی" حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی تالیف اس کا مطالعہ بھی باعث برکت ہوگا۔

بقیہ: میر شریعتؒ کا قصہ

نہیں میں نے تو اس لیے پوچھ لیا کہ آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ جب رومال لے کر واپس ہونے لگا تو شاہ صاحب نے اسے کہا "سائیں دعا کرنا" وہ پلٹا اور شاہ صاحب کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور اپنے دونوں ہاتھ شاہ صاحب کے دونوں کندھوں پر رکھ دیے اور کہا کہ "سائیں اج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دربار تے ذرا حاضر ہوساں تے عرض کرسیاں۔"

یہ کہتے ہی وہ السلام علیکم کہہ کر چلا گیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا شاہ جی! باقی تو میں سمجھ گیا وہ باتیں سمجھا دو۔ یہ درویش کون تھا؟ آپ نے رومال کے کونے کیوں ٹٹولے پھر اس نے ضرورت کا پوچھا۔ آپ نے انکار کیا۔ یہ اشارتی گفتگو کیا تھی؟ شاہ صاحب نے مجھے نام نہیں بتایا اتنا کہا گیلانی! یہ اللہ لوگ ہیں اور میرے پاس اکثر آتے جاتے رہتے ہیں رومال کے کونے اس لیے ٹٹولے تھے کہ پچھلے دنوں بھی حضرت آئے تھے اور اسی طرح رومال میں کچھ چیز لائے تھے۔ میں نے وہ چیز رکھ لی رومال واپس کر دیا تو انہوں نے رومال کا ایک کونہ پکڑا اور ناراضگی کے لہجے میں کہنے لگے کہ "یہ کیوں واپس کر دیا؟" میں نے وہ رومال واپس لے کر گرہ کھولی تو اس میں ایک چونی تھی پھر میں نے وہ چونی رکھ لی اور یہ خوش ہو گئے۔ پھر شاہ صاحب نے اپنی جیب پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ وہ چونی اب بھی میرے پاس ہے۔ مجھے یہ اللہ لوگ جو کچھ دیتے ہیں خرچ نہیں کرتا رکھ لیتا ہوں۔

بقیہ : فضائل صدقات

میں نے رکھے تھے۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ حارثہ کیا حال ہے؟ عرض کیا، یا رسول اللہ میں بے شک سچا مومن بن گیا حضور نے فرمایا کہ سوچ کر کہو کیا کہتے ہو؟ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ (یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کر لیا کہ میں سچا مومن بن گیا) عرض کیا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے پھیر لیا۔ رات کو جاگتا ہوں۔ دن کو پیاسا رہتا ہوں (یعنی روزہ رکھتا ہوں) اور جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور جہنم والوں کے شور و شغب اور واویلا کا نظارہ بھی آنکھوں کے سامنے ہے (یعنی دوزخ جنت کا تصور ہر وقت رہتا ہے) حضور نے فرمایا حارثہ! بے شک تم نے دنیا سے اپنے نفس کو پھیر لیا، اس کو مضبوط پکڑے رہو، تین مرتبہ حضور نے یہی فرمایا (درمنثور) اور ظاہر بات ہے کہ جس شخص کے سامنے ہر وقت دوزخ اور جنت کا منظر رہے گا وہ دنیا میں کہاں پھنس سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

" جو شخص اللہ کے لیے حج کرے۔ اس طرح کہ اس حج میں نہ رفث ہو (یعنی فحش بات) اور نہ فسق ہو (یعنی حکم عدولی)، وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے۔ جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔"

مشکوٰۃ

اشتہار ———— از بندۂ خدا

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S No 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

۱ الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

۲ الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹